عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۷ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اگست ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۱۳

وحی والہام کی شرعی حیثیت اور قادیانی اصطلاحات

سولہویں سالانہ ختم نبوت برمنگھم کانفرنس کی کامیابی پر
قائدین کا اظہار تشکر

سولہویں سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم برطانیہ کی جھلکیاں اور قراردادیں

ترقی کا مفہوم

عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کے درمیان شادی کرنا:

س:...... میں نے اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ عیدالفطر اور بقرعید کے درمیان شادی نہیں کرنی چاہئے بلکہ بقرعید کے بعد شادی کرنی چاہئے اگر شادی ہوجائے تو دلہا دلہن سکھ سے نہیں رہتے آپ یہ بتائیں کہ یہ درست ہے یا غلط؟

ج:...... بالکل غلط عقیدہ ہے۔

کیا منگل، بدھ کو سرمہ لگانا ناجائز ہے؟

س:...... میں نے سنا ہے کہ ہفتہ میں صرف پانچ دن سرمہ لگانا جائز ہے اور دو دن لگانا جائز نہیں۔ مثلاً منگل اور بدھ کے دن۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج:...... ہفتہ کے سارے دنوں میں سرمہ لگانے کی اجازت ہے۔ جو خیال آپ نے لکھا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

نوروز کے تہوار کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں:

س:...... ۲۱/مارچ کو جو "نوروز" منایا جاتا ہے کیا اسلامی نقطۂ نظر سے اس کی کوئی حقیقت ہے؟ کراچی سے شائع ہونے والے روزنامہ "ڈان گجراتی" میں نوروز کی بڑی دینی اہمیت بیان کی گئی ہے، قرآن کریم کے حوالے سے اس میں بتایا گیا ہے کہ ازل سے اب تک جتنے اہم واقعات رونما ہوئے ہیں وہ سب اسی روز ہوئے۔ اسی روز سورج کو روشنی ملی، اسی روز ہوا چلائی گئی، اسی روز حضرت نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر لنگر انداز ہوئی، اسی روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت شکنی کی وغیرہ وغیرہ۔ ازروئے حدیث نوروز کے اعمال بھی بتائے گئے کہ اس روز روزہ رکھنا چاہئے، نہانا چاہئے، نئے کپڑے پہننے چاہئیں، خوشبو لگانی چاہئے اور بعد نماز ظہر چار رکعت نماز نوروز دو دو رکعت کی نیت سے ادا کرنی چاہئے۔ پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنی چاہئے۔ دوسری دو رکعت میں سے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ الناس اور دس مرتبہ سورۂ فلق پڑھنی چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ آخر دو رکعت کی پہلی رکعت میں ایک ہی سورۃ دس بار اور دوسری رکعت میں دو سورتیں دس دس بار اور وہ بھی الٹی ترتیب سے یعنی سورۂ ناس پہلے اور سورۂ فلق بعد میں، کیا یہ درست ہے؟ چونکہ یہ باتیں قرآن وحدیث کے حوالے کے ساتھ بیان کی گئی ہیں، لہٰذا آپ کو زحمت دے رہا ہوں براہِ کرم اس مسئلے کی وضاحت فرماکر مشکور وممنون فرمائیں۔ شکریہ

ج:...... ہماری شریعت میں نوروز کی کوئی اہمیت نہیں اور "ڈان گجراتی" کے حوالے سے جو لکھا ہے وہ صحیح نہیں۔ نوروز کی تعظیم مجوسیوں کا شعار ہے۔

رات کو جھاڑو دینا:

س:...... سنا ہے کہ رات کو جھاڑو دینا گناہ ہے کیا کاروباری لحاظ سے شریعت کے مطابق رات کو جھاڑو دینا جھاڑو سے فرش دھونا جائز ہے؟

ج:...... رات کو جھاڑو دینے کا گناہ میں نے کہیں نہیں پڑھا۔

عصر کے بعد جھاڑو دینا، چپل کے اوپر چپل رکھنا کیسا ہے؟

س:...... ہمارے بزرگ کہتے ہیں: (۱) عصر کی اذان کے تھوڑی دیر بعد جھاڑو نہیں دینا چاہئے، یعنی اس کے بعد کسی بھی وقت جھاڑو نہیں دینی چاہئے اس طرح کرنے سے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۲) چپل کے اوپر چپل نہیں رکھنی چاہئے۔ (۳) جھاڑو کھڑی نہیں کرنی چاہئے۔ (۴) چارپائی پر چادر لمبائی والی جانب کھڑے ہوکر نہیں بچھانی چاہئے۔

ج:...... یہ ساری باتیں شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتیں ان کی حیثیت توہم پرستی کی ہے۔

توہم پرستی کی چند مثالیں:

س:...... میں نے اکثر اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ رات کے وقت چوٹی نہ کرو، جھاڑو نہ دو، ناخن نہ کاٹو، منگل کو بال اور ناخن جسم سے الگ نہ کرو، ان سب باتوں سے تنگی آتی ہے۔ کھانا کھاکر جھاڑو نہ دو، رزق اڑتا ہے، میری سمجھ میں یہ باتیں نہیں آتیں۔

ج:...... یہ محض توہمات ہیں۔ شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔

الٹی چپل کو سیدھی کرنا:

س:...... ہم نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ راستے میں جو چپل الٹی پڑی ہو اسے سیدھی کردینی چاہئے کیونکہ (نعوذ باللہ) اس سے اوپر لعنت جاتی ہے تو کیا یہ بات صحیح ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ کیا الٹی چپل سیدھی کرنی چاہئے؟

ج:...... الٹی چیز کو سیدھا کرنا تو اچھی بات ہے لیکن آگے آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کی کوئی اصل نہیں محض لغو بات ہے۔

☆☆..........☆☆

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

۲۷ جمادی الاول تا ۴ جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اگست ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ شمارہ: ۱۳

☆ بیاد گار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم (برطانیہ) میں منظور ہونے والی قراردادیں!! (اداریہ) 4
ختم نبوت کانفرنس میں اظہار تشکر (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) 6
وحی و الہام کی شرعی حیثیت اور قادیانی اصطلاحات (حضرت مولانا اللہ وسایا) 9
حصول پاکستان اور قیام پاکستان کے تقاضے (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 13
ترقی کا مفہوم (ڈاکٹر محمد آصف قدوائی) 15
حکمرانی کے زریں اصول (جناب خلیل الرحمٰن) 19
مولانا منظور شاہ حجازی کی حیات و خدمات (مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 22
کلوڈی میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام (نمائندہ خصوصی) 25
اخبار ختم نبوت 26

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۲۹۹۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

لولاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم (برطانیہ) میں منظور ہونے والی قراردادیں!

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس یورپی مغربی ممالک امریکہ کینیڈا ہندوستان اور دیگر غیر مسلم حکومتوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ تمام مسلم ممالک کے علماء کرام مذہبی اسکالرز پاکستان کی قومی اسمبلی سیشن کورٹ سے لے کر عدالت عظمیٰ تک ماریشس جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے اسلام سے متصادم عقائد کی بنا پر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ مذہب قرار دیا ہے اور خود قادیانیوں کے مذہب کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے ان کی جماعت سے نہیں اس لئے تمام ممالک قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل نہ کریں بلکہ ان کو غیر مسلموں عیسائیوں یہودیوں سکھوں ہندوؤں بدھوں کی فہرست میں شامل کریں۔ ان کی عبادت گاہوں کو مساجد کی فہرست میں درج نہ کریں۔

(۲) قادیانی گروہ پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف جھوٹا اور مذموم پروپیگنڈہ کر کے برطانیہ یورپی ممالک کینیڈا اور امریکہ میں سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں اور غریب مسلمانوں کو سیاسی پناہ اور غیر ممالک میں نوکریوں کا لالچ دے کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے امریکہ برطانیہ اور یورپی ممالک سیاسی پناہ دیتے وقت حقائق کا جائزہ لیں اور غلط سیاسی پناہ دینے سے گریز کریں۔

(۳) پاکستان میں قادیانی گروہ آئین کو پامال کرتے ہوئے اپنے حقوق سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے پسماندہ علاقوں میں ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ این جی اوز طرز پر کام کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف تبلیغ میں مصروف ہیں پاکستان کا آئین قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے اور ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکا جائے۔

(۴) یہ اجلاس نہایت دلسوزی اور ہمدردی کے جذبے سے قادیانی جماعت کے ارکان اور عام کارکنوں اور وابستہ افراد کو دعوت دیتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیت سے توبہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لیں اور جھوٹے مدعی نبوت کی پیروی میں رہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ ہوں۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت چونکہ پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتی اور کھلے الفاظ میں آئینی ترمیم اور قوانین کو مسترد کرتی ہے اس لئے اس سے وابستہ افراد کو حساس عہدوں پر فائز کرنا پاکستان کو نقصان پہنچانے اور اسلام دشمنوں کے ہاتھ میں دینے کے مترادف ہے اس لئے فوری طور پر حساس اور کلیدی عہدوں خصوصاً سی بی آئی کی سربراہی اور فوج کے اعلیٰ عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس دنیا بھر میں این جی اوز کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے این جی اوز کے اداروں کے ذمہ داروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امدادی کام کے ذریعہ اپنے مذہب کی تبلیغ فوری طور پر بند کریں اور امدادی کاموں تک محدود رہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ این جی اوز کی خلاف اسلام اور غیر امدادی سرگرمیوں پر گہری نگاہ رکھے اور ان کو پابند کرے کہ وہ تبلیغی سرگرمیوں کا جال نہ پھیلائیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ این جی اوز کے ذریعہ اسلامی ممالک میں مغربی تہذیب مسلط کرنے قادیانیوں کی حمایت کرنے اور ہر خلاف اسلام جماعت کی سرپرستی کے عمل کو ختم کیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پسماندہ اور غریب مسلم ممالک میں امدادی کاموں کو اپنے ہاتھ میں لے لیں اور این جی اوز قادیانیوں کے ذریعہ ہونے والی گمراہی کا راستہ روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ ہسپتال مسلم اسکول قائم کریں اور تعلیمی اور امدادی راستے میں ہونے والی سازشوں کو ناکام بنائیں۔

(۸) یہ اجلاس عراق لیبیا افغانستان اور فلسطین کے سلسلے میں امریکی اور یورپی ممالک کے کردار کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ممالک کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو فوری طور پر ختم کیا جائے خاص کر افغانستان پر عائد ہونے والی نئی پابندیوں کی مذمت کرتے ہوئے اس کے ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کے استحکام اور طالبان حکومت کی مضبوطی کے لئے ان سے بھرپور تعاون کریں۔

(۹) یہ اجلاس پاکستان کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر ملک میں اسلامی قانون نافذ کریں ملک کو سیکولرزم کی طرف لے جانے کی کوشش نہ کریں۔ پی ٹی وی

انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فحاشی اور عریانی پھیلانا بند کریں' جشن کے نام پر فحاشی کے پروگراموں کا سلسلہ ختم کریں۔

(۱۰) یہ اجلاس ملک میں دینی مدارس کے قیام کو ملک وملت کے استحکام کے لئے ضروری تصور کرتے ہوئے مغربی ممالک کی دینی مدارس دشمنی کی مذمت کرتا ہے اور حکومت پر واضح کردینا چاہتا ہے کہ پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمان دینی مدارس کے تحفظ اور استحکام کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

(۱۱) یہ اجلاس کشمیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور صدر مشرف کے جرأت مندانہ اقدام کی حمایت کرتے ہوئے دنیا بھر کے حکمرانوں اور اقوام متحدہ کے ذمہ داروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق فوری طور پر کشمیر کے مسلمانوں کو خودمختاری دیں۔ یہ اجلاس کشمیریوں کی آزادی کے لئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

(۱۲) یہ اجلاس دہشت گردی کے نام پر دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کے خلاف پروپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے واضح کردینا چاہتا ہے کہ پاکستان یا دنیا بھر میں کسی بھی دہشت گردی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا علمأ کرام کا کوئی تعلق نہیں۔ علمأ کرام ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ اجلاس دہشت گردی کے نام پر جہاد جیسے مقدس فریضہ کو بدنام کرنے کی مہم پر اظہار مذمت کرتا ہے۔

(۱۳) یہ اجلاس دہشت گردی کے نام پر دینی جماعتوں پر پابندی کے قوانین کے نفاذ کے اجراء سے قبل اگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمأ اسلام اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو اعتماد میں نہ لیا گیا تو ایسے قوانین کو مسترد کردیا جائے گا۔

(۱۴) یہ اجلاس حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیأ کرام علیہم السلام کی توہین آمیز مواد کی اشاعت پر پابندی عائد کرے اور اس جماعت کے خلاف توہین عیسیٰ علیہ السلام کے قانون میں مقدمہ چلائے۔ یہ اجلاس برطانیہ کی جانب مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کرے گی۔

(۱۵) یہ اجلاس برطانیہ میں نسلی فسادات کی مذمت کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلام کی امن وامان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس قسم کے فسادات میں ملوث نہ ہوں۔ یہ اجلاس نیشنل فرنٹ کے طرز عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ آئینی اور قانونی طور پر اپنا دفاع کریں اور اپنے کسی عمل سے اسلام کو بدنام کرنے کا باعث نہ بنیں۔

(۱۶) یہ اجلاس مختلف مکاتب فکر کے علمأ کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ برطانیہ کے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور نوجوان نسل کی اسلامی تربیت کے لئے مشترکہ جدوجہد کریں اور فروعی اختلافات کو عوامی سطح پر لاکر مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔ یہ اجلاس بعض نام نہاد مسلمان کہلانے والے اس طبقہ کی مذمت کرتا ہے جو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ائمہ اربعہ اور اہل سنت والجماعت کے خلاف مہم چلاکر دشمنان اسلام کو تقویت دے رہے ہیں۔ یہ اجلاس سعودی عرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ امت میں انتشار پھیلانے والے اس طبقہ کی سرگرمیوں پر گہری نگاہ رکھی جائے۔

(۱۷) یہ اجلاس مملکت سعودیہ عرب سے اپیل کرتا ہے کہ موجودہ عمرہ پالیسی کی وجہ سے ایجنٹوں نے اس کو تجارت کا ذریعہ بنالیا ہے اور تمام مسلمان عمرہ سے محروم ہورہے ہیں اس لئے فوری طور پر موجودہ عمرہ پالیسی کو ختم کرکے سابقہ پالیسی کو بحال کیا جائے۔

(۱۸) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے تاکہ قادیانی جماعت کے لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ نہ کریں اور مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان امتیاز قائم ہوسکے۔

(۱۹) یہ اجلاس چناب نگر میں فروخت ہونے والی زمینوں کے سلسلہ میں ناانصافی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ زمین صرف مسلمانوں کو الاٹ کی جائیں۔

(۲۰) یہ اجلاس دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علمأ ہند کی جانب سے تحفظ حرمین کانفرنس اور پاکستان میں جمعیت علمأ اسلام کے تحت ڈیڑھ سو سالہ دیوبند کانفرنس کی قراردادوں کی مکمل حمایت کرتا ہے اور دارالعلوم دیوبند کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے طریقِ تعلیم کے مطابق پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو پھیلایا جائے گا۔

(۲۱) یہ اجلاس افغانستان کی سرحدات پر اقوام متحدہ کی مانیٹرنگ ٹیم کی تعیناتی کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ سلامتی کونسل یہ فیصلہ واپس لے اور پاکستان اس کو تسلیم نہ کرے' یہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف یہودی سازش ہے۔

رپورٹ: مفتی محمد جمیل خان

سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

میں قائدین کے پیغامات اور اظہار تشکر

پہلی نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی زیر صدارت سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ دارالعلوم کراچی کے استاد القرأ قاری عبدالمالک کی تلاوت اور ہدیہ نعت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مہمان خصوصی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی قسم کا بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ مسیلمہ کذاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا تھا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کیا۔ اسی طرح جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح موعود، مہدی سے بڑھتے ہوئے پہلے ظلی، پھر بروزی اور آخر میں نعوذ باللہ عین محمد کا جھوٹا دعویٰ کیا تو امت مسلمہ کے تمام علماء کرام نے ان کے کفر کا فتویٰ دیا۔ قادیانی اپنے کفریہ عقائد اور ختم نبوت کے انکار کے باوجود اسلام کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک کے علماء کرام اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر سیشن کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک ماریشس اور جنوبی افریقہ کی عدالت نے قادیانیوں کو الگ ملت قرار دیا۔ ایک ارب دس کروڑ مسلمانوں نے ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اس بنا پر امریکہ، کینیڈا، یورپی ممالک کو قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ نہ کریں اور ان کو مسلمانوں کے حقوق نہ دیں بصورت دیگر مسلمان مجبور ہوں گے کہ یورپی حکمرانوں اور عوام کے اس رویہ کے خلاف قانونی احتجاج کریں۔ جمعیت علماء اسلام کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے آئینی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ۹۰ سال عظیم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کے بعد ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، نواب زادہ نصر اللہ خان اور دیگر علماء کرام نے قومی اسمبلی کے ذریعہ طویل بحث ومباحثہ کے بعد غیر مسلم اقلیت کا قانون منظور کرایا۔ تمام عدالتوں کے ذریعہ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ ہوا۔ مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک میں رہنے والے تمام علماء کرام نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ ایسی صورت میں پاکستان کے حکمران قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے چشم پوشی کیوں کرتے ہیں؟ علماء کرام کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں رہ جاتا کہ وہ حکمرانوں کو قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مطابق حقوق دینے پر مجبور کریں۔ پاکستان کے علماء کرام قادیانیوں کی ارتدادی غیر اسلامی اور امدادی کام کی آڑ میں تبلیغی سرگرمیوں کو آئینی اور قانونی طور پر روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس سلسلے میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج قادیانی جماعت اپنے مذہب کی بقاء کے لئے یورپی ممالک کی حمایت حاصل کرنے اور سیاسی پناہ اور دنیاوی مفادات کے حصول کے لئے پاکستان کے مسلمانوں پر جھوٹے الزامات عائد کرتے ہیں تا کہ دوہرا فائدہ حاصل کریں۔ ایک طرف مسلمانوں کو بدنام کر کے یورپی ممالک میں نفرت کا مرکز بنانا اور دوسری طرف دنیاوی مفادات حاصل کرنا۔ ان دنیاوی مفادات اور موجودہ ذرائع ابلاغ کو قادیانی جماعت اور ان کے سربراہ اپنی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش

کرتے ہیں اگر یہی حقانیت ہے تو عیسائی مذہب اور یہودی زیادہ حق پر ہیں کیونکہ وہ دنیاوی ترقی کے زیادہ حامل ہیں۔ حقانیت کی دلیل اسلامی عقائد ہیں۔ قادیانی جماعت پاکستان علماٗ کرام اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے سے باز آجائیں اور یورپی ممالک ان غلط سیاسی پناہ حاصل کرنے والوں کی تحقیق کریں۔ ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ قادیانیوں پر پاکستان میں معمولی سی بھی زیادتی نہیں ہورہی بلکہ جن مقامات پر قادیانیوں کے اثرات ہیں وہاں قادیانیوں نے مسلمانوں کی زندگی دوبھر کی ہوئی ہے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ یہ عقیدہ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل تشریف لائیں گے۔ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں اتنی صراحت کے ساتھ ذکر کردی ہیں کہ قیامت تک کوئی جھوٹا شخص اس منصب پر فائز نہیں ہوسکتا اور نہ ہی مسلمان کسی جھوٹے مسیح موعود کو تسلیم کرسکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتنی توہین کی ہے کہ کوئی عیسائی قادیانیوں کی حمایت کرنے کا تصور تک نہیں کرسکتا۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور توہین انبیاٗ علیہم السلام کی سزا دی جائے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدیؒ کی تشریف آوری کی جو تفصیلات بیان کی ہیں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ان کو اپنی کتاب میں واضح کردیا ہے اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی ہو یا گوہر شاہی یوسف کذاب ہو یا کوئی اور یہ نشانیاں ثابت نہیں ہوتیں۔ اس لئے امت نے ہر دور میں ایسے لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جمعیت علماٗ برطانیہ کے مفتی محمد اسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیائے کفر مسلمانوں کو مٹانے پر متحد ہوچکی ہے اور ان کا سب سے بڑا ہتھیار این جی اوز ہے۔ یہ امدادی کام کم اور تبلیغی سرگرمیوں کے ذریعہ اسلامی تمدن وتہذیب اور اسلامی تعلیمات کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں۔ پسماندہ علاقوں کے مسلمانوں کو عیسائی بننے کی ترغیب دیتے ہیں ایسی صورت میں مسلمان کس طرح ان کی سرگرمیوں کو برداشت کریں۔ این جی اوز کی اگر تبلیغی اور غیر اسلامی سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو مسلمان ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے جس کی تمام ذمہ داری اقوام متحدہ اور یورپی ممالک کے ذمہ داروں پر ہوگی۔ وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ پوری دنیائے کفر اسلامی مدارس اور دارالعلوم دیوبند کے تعلیمی اداروں سے خوفزدہ ہے۔ ان دینی مدارس نے نوجوانوں میں اسلامی تشخص کا شعور پیدا کیا۔ افغانستان، کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کے جذبہ حریت کی حمایت پر آمادہ کیا۔ قادیانیوں اور این جی اوز کی خلاف اسلام سرگرمیوں کے مقابلے میں اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کا احساس پیدا کیا، اس لئے امریکہ اور مغربی ممالک ان مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں۔ ہم ان دینی مدارس کے تحفظ کے لئے بڑی سی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا فضل رحیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور یورپ کو مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کا راستہ ترک کردینا چاہئے۔ قادیانیوں کی سرپرستی کرکے مغرب اور یورپ مسلمانوں کے دلوں میں اپنے لئے نفرت کے جذبات پیدا کررہا ہے۔ آج کفریہ قوتیں مسلمانوں کو لڑانے کے لئے فروعی اختلافات کو ہوا دینے کے لئے فنڈز مہیا کررہی ہیں لیکن مسلمان متحد ہوکر ان کے عزائم کو ناکام بنادیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علماٗ کرام اور مسلمانوں کا ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس کی قیادت پر امت مسلمہ پوری طرح متفق ہے۔ آج اس پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کے علماٗ کرام قادیانیوں کے عزائم ناکام بنانے کا عزم لے کر آئے ہیں اسلام غالب ہوکر رہے گا اور باطل مٹ کر رہے گا۔ جمعیت علماٗ ہند کے امیر مولانا سید محمد اسعد مدنی نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ علالت کی وجہ سے شرکت سے محرومی پر افسوس ہے۔ ہندوستان ہو یا پاکستان، بنگلہ دیش اور دیگر پسماندہ ممالک، قادیانیوں اور عیسائیوں نے مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ آج عیسائیوں کی این جی اوز کی بنگلہ دیش میں مشنری سرگرمیوں کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں کے ایمان کو خطرات لاحق ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں قادیانیوں نے این جی اوز طرز پر تعلیمی اداروں، شفاخانوں اور مکاتب قرآن کے نام پر گمراہی کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے۔ دنیا کی تمام کفریہ طاقتیں اس وقت اسلام کو مٹانے پر کمربستہ ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان فروعی اختلافات کو ہوا دینے کے لئے اربوں روپے خرچ کئے جارہے ہیں، ایسی صورت حال میں مسلمانوں کے دینی رہنماؤں اور علماٗ کرام پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان این جی اوز کی ان مشنری سرگرمیوں کے سیلاب کے آگے بند باندھیں، نوجوان نسل کے ایمان کی حفاظت کے لئے بھرپور انداز میں محنت کریں۔ جمعیت علماٗ اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے پیغام میں کہا کہ ایک

طرف برطانیہ جمہوریت کا سب سے بڑا دعویدار ہے اور آزادی حقوق کی تمام تحریکوں کی قیادت کا علمبردار ہے' دوسری طرف امریکہ کے خلاف مہم چلانے کی پاداش میں مجھے اور دیگر علماً کرام کو گزشتہ تین سالوں سے ویزہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں سے متعلق تضاد کی اسی پالیسی نے آج مغرب اور اسلام کو آمنے سامنے کردیا ہے۔ نئی نسل اس امتیازی سلوک کی وجہ سے مغربی ممالک سے متعلق نفرت کا شکار ہو رہی ہے۔ ادھر امریکہ اور یورپی ممالک کی اسلام دشمنی اور این جی اوز کے ذریعہ مغربی تہذیب مسلط کرنے کی مہم کی وجہ سے مسلمانوں کے ذہنوں میں مقابلہ کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ اگر امریکہ اور مغرب نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ صلیبی جنگ کے ذریعہ یہ دنیا تباہی کا شکار نہ ہو جائے۔ آج افغانستان' عراق' لیبیا' فلسطین کے خلاف یکطرفہ پابندیاں' مظلوموں کو بغاوت پر مجبور کریں گی۔ اقوام متحدہ کی پابندیوں کو پاکستان کے مسلمان کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جمیت علماً اسلام سوالات پر متعین ہونے والے اقوام متحدہ کے مبصرین اور اہلکاروں کو مانیٹرنگ کی اجازت نہیں دے گی۔ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان نے اپنے پیغام میں کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے قادیانیوں سے متعلق جس تحریک کا آغاز ۱۹۳۰ء میں کیا تھا آج الحمدللہ اس کے اثرات دنیا بھر میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔ آج اس دھرتی پر کوئی بھی ایسا مسلمان فرد نہیں جو عقیدۂ ختم نبوت کے انکار اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد' مسیح موعود' مصلح یا ظلی بروزی اور جھوٹے دعویٰ نبوت کو ماننے کی وجہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے زمرے میں شمار نہ کرتا ہو۔ دھوکہ اور غلط بیانی کی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں مبتلا ہو کر زم گوشہ رکھ سکتے ہیں مگر حقائق معلوم ہونے کے بعد کوئی ان کو مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دارالعلوم دیوبند کے اشتراک سے قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کا تعاقب جاری رہے گا۔ کانفرنس کی دوسری نشست جاری تھی اسی نشست سے ڈاکٹر خالد محمود سومرو' قاری خلیل احمد بندھانی' حاجی عبدالحمید بلیجیئم' مفتی خالد محمود' مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند' مولانا سلیم دھورات' مولانا احمد عثمان شاہد' خواجہ زاہد' حافظ ریاض درانی' قاری اسماعیل رشیدی' مولانا عبدالرشید ربانی اور دیگر علماً خطاب کر رہے تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی محمد جمیل خان نے ادا کئے۔ بیس ہزار سے زائد جاں نثاران ختم نبوت نے مختلف شہروں سے کانفرنس میں شرکت کی۔

دوسری نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سولہویں ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست دارالعلوم کراچی کے استاد القراٗ قاری عبدالمالک کی تلاوت اور قاری ممتاز کے ہدیہ نعت سے شروع ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون برائے امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی جانب سے صدارتی کلمات کہتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور جھوٹے مدعیان نبوت کی ارتدادی اور غیر اسلامی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے آپ مسلمانوں اور علماً کرام کا اس طرح جمع ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی بڑی دلیل ہے اور اس کی وجہ سے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی اور دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا جھنڈا بلند ہوگا۔ آپ حضرات منکرین ختم نبوت کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے جدوجہد کریں اور پسماندہ اور غریب ممالک میں قادیانیوں اور این جی اوز کی سرگرمیوں سے بچاتے ہوئے خود امدادی کام کریں۔ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قافلے میں شامل ہو کر ناموس رسالتؐ کی جدوجہد میں شریک ہونا ہر مسلمان کے لئے ایک اعزاز ہے۔ میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے کام کرنے والے تمام احباب کا شکر گزار ہوں۔ جمیت علماً اسلام کے رہنما ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیادی عقیدہ ہے' اس سلسلے میں کوئی مسلمان بھی کسی قسم کی کوتاہی کا تصور تک نہیں کرسکتا۔ عظمت کدہ انگلستان میں مسلمانوں کا یہ جم غفیر اس بات کا عملی مشاہدہ ہے۔ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ قادیانی جماعت کے پیروکاروں کو ہم دعوت اسلام دیتے ہیں تا کہ وہ قیامت کے دن نجات سے محروم نہ ہو جائیں۔ سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل غازی نذیر احمد نے کا خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی کوئی مذہب نہیں ہے' اس لئے اس کے ہاں کوئی اصول نہیں ہیں' اس لئے جب عدالت عالیہ میں بحیثیت وکیل ہم نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالہ جات پیش کئے تو جج نے ریمارکس دیئے کہ یہ عدالت ہے' اس میں ایسی غیر اخلاقی گفتگو کی اجازت نہیں' جس پر میں نے کہا کہ یہ الفاظ ایک جھوٹے مدعی نبوت کے ہیں۔ پاکستان کی تمام عدالتوں نے اپنی کفریہ عقائد کی وجہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے' اس لئے یورپی ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت سے معاملہ کرنا چاہئے۔ قادیانیوں سے

باقی صفحہ 24 پر

مولانا اللہ وسایا

وحی والہام کی شرعی حیثیت اور قادیانی اصطلاحات

سوال: ......وحی الہام اور کشف کا شرعی معنی اور حیثیت واضح کرتے ہوئے بتائیں کہ قادیانی ان اصطلاحات میں کیا تحریفات کرتے ہیں اور اس کا کیا جواب ہے؟

جواب:......وحی:

اصطلاح شریعت میں وحی اس کلام الٰہی کو کہتے ہیں کہ جو اللہ کی طرف سے بذریعہ فرشتہ نبی کو بھیجا ہو، اس کو وحی نبوت بھی کہتے ہیں جو انبیاؑ علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر بذریعہ القائی القلب ہو تو اس کو وحی الہام کہتے ہیں جو اولیاؑ پر ہوتی ہے اور اگر بذریعہ خواب ہو تو اصطلاح شریعت میں اس کو رویائے صالحہ کہتے ہیں، جو عام مؤمنین اور صالحین کو ہوتا ہے کشف اور الہام اور رویائے صالحہ پر لغتاً وحی کا اطلاق ہوسکتا ہے مگر عرف شرع میں جب لفظ وحی کا بولا جاتا ہے تو اس سے وحی نبوت ہی مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسا ہے کہ جیسے قرآن کریم میں باعتبار لغت کے شیطانی وسوسوں پر بھی وحی کا اطلاق آیا ہے: ''کما قال تعالیٰ وان الشیطین لیوحون الی اولیاٰئھم۔ وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا'' لیکن عرف میں شیطانی وسوسوں پر وحی کا اطلاق نہیں ہوتا۔

الہام:

کسی خیر اور اچھی بات کا بلانظر و فکر اور بلا کسی سبب ظاہری کے من جانب اللہ قلب میں القا ہونے کا نام الہام ہے۔ جو علم بطریق حواس حاصل ہو وہ ادراک حسی ہے اور جو علم بغیر طور حس اور طور عقل، من جانب اللہ بلا کسی سبب کے دل میں ڈالا جائے وہ الہام ہے۔ الہام محض موہبت ربانی ہے اور فراست ایمانی، جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے وہ من وجہ کسب ہے اور من وجہ وہب ہیں۔ کشف اگرچہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے الہام سے عام لیکن کشف کا زیادہ تعلق امور حسیہ سے ہے اور الہام کا تعلق امور قلبیہ سے ہے۔

کشف:

عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا کر دکھلا دینے کا نام کشف ہے، کشف سے پہلے جو چیز مستور تھی، اب وہ مکشوف یعنی ظاہر اور آشکارا ہوگئی۔ قاضی محمد اعلیٰ تھانوی کشاف اصطلاحات الفنون ص ۱۲۵۴ پر لکھتے ہیں:

''الکشف عند اہل السلوک ہو االمکاشفہ و مکاشفہ رفع حجاب راگویند کہ میاں روحانی جسمانی است کہ ادراک آن بحواس ظاہری نتواں کردانخ۔''

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:

''حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی صفائی اور نورانیت پر موقوف ہے، جس قدر قلب صاف اور منور ہوگا اسی قدر حجابات مرتفع ہوں گے، جاننا چاہئے کہ حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی نورانیت پر موقوف تو ہے مگر لازم نہیں۔'' (احیا العلوم ص ۱۹ ج ۳)

وحی اور الہام میں فرق:

وحی نبوت قطعی ہوتی ہے اور معصوم عن الخطأ ہوتی ہے اور امت پر اس کا اتباع لازم ہوتا ہے اور نبی پر اس کی تبلیغ فرض ہوتی ہے اور الہام ظنی ہوتا ہے اور معصوم عن الخطأ نہیں ہوتا، اولیاؑ معصوم نہیں، اسی وجہ سے اولیاؑ کا الہام دوسروں پر حجت نہیں اور نہ الہام سے کوئی حکم شرعی ثابت ہوسکتا ہے، حتیٰ کہ استحباب بھی الہام سے ثابت نہیں ہوسکتا۔ نیز علم احکام شرعیہ بذریعہ وحی انبیاؑ کرام علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور غیر انبیاؑ پر جو الہام ہوتا ہے سو وہ از قسم بشارت یا از قسم تفہیم ہوتا ہے احکام پر مشتمل نہیں ہوتا جیسے حضرت مریم علیہا السلام کو جو وحی الہام ہوئی وہ از قسم بشارت تھی نہ کہ از قسم احکام، اور بعض مرتبہ وحی الہام کسی حکم شرعی کی تفہیم اور افہام کے لئے ہوتی ہے، جو نسبت رویائے صالحہ کو الہام سے ہے وہی نسبت الہام کو وحی نبوت سے ہے، یعنی جس طرح رویائے صالحہ الہام سے درجہ میں کمتر ہے، اسی طرح الہام درجہ میں وحی نبوت سے فروتر ہے اور جس طرح رویائے صالحہ میں ایک درجہ کا ابہام اور اخفأ ہوتا ہے اور الہام اس سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اسی طرح الہام بھی باعتبار وحی کے خفی اور مبہم ہوتا ہے اور وحی صاف اور واضح ہوتی ہے۔

انقطاع وحی نبوت:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت کا دروازہ بند ہوگیا، اس سلسلے میں اکابرین امت

کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱:...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت فرمایا:

"الیوم فقدنا الوحی و من عندالله عز و جل الکلام، رواہ ابو اسمٰعیل الهروی فی دلائل التوحید۔" (کنز العمال ص ۵۰ ج ۳)

۲:...... نیز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا:

"قد انقطع الوحی و تم الدین او ینقص وانا حی۔ رواہ النسائی بهذا اللفظ معناہ فی الصحیحین۔"

(الریاض النضرہ ص ۹۸ ج ۱ و تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۲)

ترجمہ: "اب وحی منقطع ہوچکی اور دین الٰہی تمام ہوچکا، کیا میری زندگی ہی میں اس کا نقصان شروع ہوجائے گا؟"

۳:...... صحیح بخاری ص ۳۶۰ ج ۱ میں اسی مضمون کا کلام حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ دونوں حضرات سے منقول ہے۔

۴:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کرآئیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تینوں وہاں گئے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ہمیں دیکھ کر رونے لگیں، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ دیکھو ام ایمن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک آپؐ کے واسطے مقدر ہے، انہوں نے کہا:

"قد علمت انما عند الله خیر لرسول الله صلی الله علیه وسلم و لکن ابکی علی خبر السماء قد انقطع عنا۔" (ابو عوانه)

ترجمہ: "یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ آپؐ کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک ہے لیکن میں اس پر روتی ہوں کہ آسمانی خبریں ہم سے منقطع ہوگئیں۔" (کذا فی الکنز ص ۴۸ ج ۳)

۵:...... علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"لان بموت النبی صلی الله علیه وسلم انقطع الوحی۔" (مواہب لدنیہ ص ۲۵۹)

ترجمہ: "اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوچکی ہے۔"

۶:...... علامہ خفاجیؒ شفا قاضی عیاضؒ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

"من زعم انه نبی یوحی الیه کالمرتد فی احکامه لانه قد کفر بکتاب الله لانه کذبه صلی الله علیه وسلم فی قوله انه خاتم النبیین ولا نبی بعده مع الفریة علی الله۔"

ترجمہ: "جو شخص یہ کہے کہ میں نبی ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے وہ احکام میں مثل مرتد کے ہے، اس لئے کہ وہ قرآن کا منکر ہوگیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قول میں جھٹلایا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر افترا بھی باندھا کہ اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔"

۷:...... حافظ ابن قیمؒ اپنے رسالہ "الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان" میں تحریر فرماتے ہیں:

"والانبیاء کلهم یاتیهم الوحی من الله تعالیٰ لا سیما محمد صلی الله علیه وسلم لم یکن فی نبوته محتاجا الی غیره۔"

ترجمہ: "سب انبیاء علیہم السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے، بالخصوص ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی نبوت میں کسی اور کے محتاج نہیں ہیں۔"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو وحی آنے کا مدعی ہو وہ درحقیقت مدعی نبوت ہے۔

۸:...... ایسے مدعی کے بارے میں علامہ ابن حجر مکیؒ نے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے:

"ومن اعتقد وحیا بعد محمد صلی الله علیه وسلم کفر باجماع المسلمین۔"

ترجمہ: "اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتے ہیں، چنانچہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد وحی کو ایک مستقل کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے اور اس کا نام انہوں نے "تذکرہ" رکھا ہے، حالانکہ تذکرہ قرآن مجید کا نام ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ ہے:

"کلا ان هذه تذکرة فمن شاء ذکره فی صحف مکرمة مطهرة۔"

ان آیات میں "تذکرہ" قرآن مجید کو قرار دیا گیا ہے۔ قادیانی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے مجموعہ کا نام قرآن رکھتے تو مسلمانوں میں اشتعال پھیلتا، انہوں نے قرآن مجید کا غیر عربی نام چرا کر مرزا کی وحی پر چسپاں کردیا اور اسی تذکرہ کے پہلے صفحہ پر عنوان قائم کیا: "تذکرہ یعنی وحی مقدس و رویا و کشوف حضرت مسیح موعود۔"

قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتے ہیں۔ اس تذکرہ کا حجم ۸۱۸ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی (خرافات) کو جمع کیا گیا ہے۔ غرض قادیانی جماعت مرزا قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتے ہیں،

حالانکہ اوپر گزر چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا مدعی، مدعی نبوت ہے، اور یہ بجائے خود مستقل کفر ہے، اب مرزا قادیانی کی ہزارہا عبارتوں میں سے چند عبارتیں ملاحظہ ہوں، جس میں مرزا قادیانی نے اپنے لئے وحی کا دعویٰ کیا ہے:

۱:......''پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کردیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں، یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے، جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں، اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے، اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔''

(تحفۃ الندوہ ص۷، روحانی خزائن ج۱۹ ص۹۵)

۲:......''خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ رسول اور رسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے، یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہوچکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔'' دیکھو براہین احمدیہ، اس میں صاف طور پر اس عاجز (مرزا) کو رسول کرکے پکارا گیا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص۴۳۱ ج۳، ایک غلطی کا ازالہ ص۱، روحانی خزائن ص۲۰۶ ج۱۸، ملفوظات ج... ص۳۰، حقیقۃ النبوۃ ص۲۶۱)

۳:......''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱، روحانی خزائن ص۴۰۶ ج۲۲)

۴:......''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھاسکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۸، روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۰، ضمیمہ ملفوظات ... الاسلام ص۳۱۰، حقیقۃ النبوۃ ص۲۴۶، مجموعہ اشتہارات ص۴۳۵ ج۳)

۵:......''میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں، میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۰، روحانی خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

اب ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اپنے اوپر جبرئیل علیہ السلام کے نزول کے بھی مدعی ہیں:

۶:......''جاءنی آئل واختار وادار اصبعہ واشارہ ان وعد اللّٰہ اتیٰ، فطوبیٰ لمن وجد ورایٰ۔''

یعنی میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا، اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا، پس مبارک جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے، اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۰۳، روحانی خزائن ص۱۰۶ ج۲۲)

۷:......''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۷، روحانی خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے معصوم ہوتے ہیں، ٹھیک انہی کے طرز پر مرزا صاحب کو بھی معصوم ہونے کا دعویٰ ہے:

۸:......''ماانا الا کالقرآن وسیظھر علی یدی ماظھر من الفرقان۔'' (تذکرہ ص۶۷۴)

''اور میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔''

قرآن کریم مسلمانوں کی نہایت مقدس مذہبی کتاب ہے جسے خود مرزا صاحب کے پیرو بھی محفوظ عن الخطا سمجھتے ہیں اور مرزا صاحب اپنے تقدس کو قرآن کے مثل ثابت کرتے ہیں۔

۹:......''نحن نزلناہ وانا لہ لحافظون۔'' (تذکرہ ص۷، طبع۴ ربوہ)

''ہم نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

یہ قرآن کریم کی آیت ہے، جسے مرزا صاحب نے معمولی تصرف کے ساتھ اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے گویا جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر خطا وخلل سے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، ٹھیک وہی تقدس مرزا صاحب کو بھی حاصل ہے:

۱۰:......''وماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔'' (تذکرہ ص۳۷۸،۳۸۸،۳۹۴)

''اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا، یہ تو وحی ہے جو اس (مرزا) پر نازل کی جاتی ہے۔''

علمائے شریعت کی طرح تمام صوفیاء بھی اس پر متفق ہیں کہ نبوت ورسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم

ہوتی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہے، البتہ نبوت و رسالت کے کچھ کمالات اور اجزا باقی ہیں کہ جو اولیاً امت کو عطا کئے جاتے ہیں مثلاً کشف اور الہام اور رویائے صادقہ (سچا خواب) اور کرامتیں۔ اس قسم کے کمالات نبوت کے اجزا ہیں وہ ہنوز باقی ہیں لیکن ان کمالات کی وجہ سے کسی شخص پر نبی کا اطلاق کسی طرح جائز نہیں، اور نہ ان کے کشف اور الہام پر ایمان لانا واجب ہے۔ ایمان فقط کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ہے۔ نبی کا تو خواب بھی وحی ہے: "رؤیا الانبیاء وحی" (بخاری)، مگر ولی کا خواب اور الہام شرعاً حجت نہیں۔ نبی کے خواب سے ایک معصوم کا ذبح کرنا اور قتل کرنا بھی جائز ہے، مگر ولی کے الہام سے قتل کا جواز تو کیا ثابت ہوتا اس سے استحباب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمالات اور خصلتیں بادشاہ اور وزیر کی سی پائی جائیں تو اس بنا پر وہ شخص بادشاہ اور وزیر نہیں بن سکتا، اور اگر کوئی اس بنا پر بادشاہت اور وزارت کا دعویٰ کرے اور اپنے کو وزیر اور بادشاہ کہنے لگے تو فوراً گرفتاری کے احکام جاری ہوجائیں گے۔ اس طرح اگر کسی شخص میں نبوت کے برائے نام کچھ کمالات پائے جائیں تو اس سے اس شخص کا منصب نبوت پر فائز ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اگر کوئی شخص اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مرتد اور اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔

"عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انه لم يبق من النبوة الا المبشرات۔" (رواہ البخاری فی کتاب التعبیر ص ۱۰۳۳ ج ۲ علی حاشیہ الفتح الملہم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! نبوت کا کوئی جز سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)۔"

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکلیہ ختم ہوچکی اور سلسلہ وحی منقطع ہوگیا البتہ اجزائے نبوت میں سے ایک جزو مبشرات باقی ہے یعنی جو سچے خواب مسلمان دیکھتے ہیں یہ بھی نبوت کے اجزا میں سے ایک جزو ہے، جس کی تشریح بخاری ہی کی دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ: "سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔"

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

عبرت کی جگہ ہے کہ ارشادات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بینات کے بعد بھی، بجائے اس کے کہ مرزائی قلوب میں زلزلہ پڑ جاتا، اور وہ ایک متنبی کاذب کو چھوڑ کر سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اپنے لئے کافی سمجھ لیتے، ان کی جسارت اور تحریف میں دلیری اور بڑھتی جاتی ہے۔ وکذلک یطبع اللہ علی قلب کل متکبر جبار۔

ادھر حدیث میں سلسلہ نبوت کے انقطاع پر یہ صاف ارشاد ہوتا ہے اور ادھر قادیانی دنیا میں خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ اس سے بقائے نبوت ثابت ہوگیا۔ ان ھذا لشئ عجاب۔ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہے جس سے نفس نبوت کا بقا ثابت ہوتا ہے، جیسے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی ہو تو اس کو پانی کہا جاسکتا ہے، اسی طرح نبوت کے ایک جزو کا باقی ہونا خود نبوت کا باقی ہونا ہے۔ اہل دانش فیصلہ کریں کہ اس فلسفہ اور سائنس کے دور میں ایک مدعی نبوت کی طرف سے کہا جارہا ہے اس کو جزو اور کل کا بدیہی امتیاز معلوم نہیں، وہ کسی شے کے ایک جزو موجود ہونے کو کل کا موجود ہونا سمجھتے ہیں: جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز کے ایک جزو مثلاً اللہ اکبر کو پوری نماز اور وضو کے ایک جزو مثلاً ہاتھ دھونے کو پورا وضو کہا جائے، اسی طرح ایک لفظ اللہ کو پوری اذان اور ایک منٹ کے روزہ کو ادائے روزہ کہا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر قادیانی نبوت کی یہی برکات ہیں کہ کسی شے کے ایک جزو کے وجود کو کل کا وجود قرار دیا جائے اور جزو پر کل کا اطلاق درست ہوجائے تو پھر ایک اینٹ کو پورا مکان کہنا بھی درست ہوگا، اور کھانے کے بیں اجزا میں سے ایک جزو نمک ہے تو نمک کو کھانا کہنا بھی روا ہوگا، نمک کو پلاؤ اور پلاؤ کو نمک کہا جائے تو کوئی غلطی نہ ہوگی، اور پھر تو شاید ایک دھاگہ کو کپڑا کہنا بھی جائز ہوگا اور ایک انگلی کے ناخن کو انسان اور ایک رسی کو چارپائی بھی کہا جائے اور ایک میخ کو کواڑ بھی۔ کیا خوب! نبوت ہو تو ایسی ہو کہ تمام ہی کو بدل ڈالے۔ پس اگر ایک اینٹ کو مکان اور نمک کو پلاؤ اور ایک دھاگہ کو کپڑا اور ایک رسی کو چارپائی اور ایک میخ کو کواڑ نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے چھیالیسویں جزو کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔ رہی پانی کی مثال کہ اس کا ایک قطرہ بھی پانی ہی کہلاتا ہے اور پورا سمندر بھی پانی کہلاتا ہے سو یہ ایک جدید مرزائی فلسفہ ہے کہ عقلمندوں نے پانی کے ایک قطرہ کو پانی کا ایک جزو سمجھ رکھا ہے، حالانکہ پانی کا ایک قطرہ بھی ایسا ہی مکمل پانی ہے جیسے ایک دریا۔ جو شخص علم کی ابجد سے بھی واقف ہے وہ جانتا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ میں اجزائے مائیہ پورے پورے موجود ہیں، فرق اتنا ہے کہ سمندر میں پانی کے اجزا زیادہ ہیں اور قطرہ میں کم مقدار میں موجود ہیں، مگر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک قطرہ میں پانی کے دونوں اجزا جن کا جدید فلسفہ ہائیڈروجن اور آکسیجن نام رکھتا ہے موجود ہیں، اس لئے پانی کے قطرات کو پانی کے اجزا نہیں کہا جاسکتا بلکہ پانی کے اجزا وہی ہائیڈروجن اور آکسیجن ہیں، تو جس طرح تنہا ہائیڈروجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے اور تنہا آکسیجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے، اسی طرح نبوت کے کسی جزو کو نبوت کہنا بھی غلطی ہے، یہ محض لچر اور ناقابل ذکر بات ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہونے سے نبوت کا بقا ثابت

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

پاکستان اور حصول پاکستان کے تقاضے

قیام پاکستان کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن تا حال فرنگی سامراج کا مسلط کیا ہوا نظام مسلمانان پاکستان کے سروں پر ننگی تلوار کی طرح لٹک رہا ہے ہر آنے والا نیا حکمران اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے باشندگان پاکستان کو ظلم وستم کی چکی میں پیتا ہے لیکن قیام پاکستان کے تقاضوں سے انحراف کر کے انسانی اور اسلامی اقتدار کو پس پشت ڈالنے میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتا ...... (مدیر)

پاکستان کا مطلب کیا: ''لا الہ الا اللہ'' کے نظریے کے تحت پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا تھا اور یہی وہ نظریہ تھا جس کے تحت مسلمانان برصغیر نے عظیم قربانیاں دی تھیں' حصول پاکستان کے لئے ہمارے آباؤ اجداد کے لہو کی ندیاں رواں ہوئیں' ہمارے دودھ پیتے معصوم بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کے خون سے پاکستان کا نقشہ کھینچا گیا' یہ سب قربانیاں اس لئے دی گئیں کہ برصغیر کی مسلم قوم کا حسین خواب شرمندہ تعبیر ہو اور خالصتاً اسلامی ملک کا حصول ہو جو اسلام کا مضبوط مرکز بنے' جہاں قرآن و سنت کی بالادستی ہو' جس کے شہری خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وفادار اور کامل اطاعت شعار ہوں' جہاں ظلم و بربریت' قتل و غارتگری' رشوت و لوٹ کھسوٹ' اقربا پروری' دھونس دھاندلی' جاہلی عصبیت' سود کی لعنت اور جوئے کی نحوست کا نام ونشان تک نہ ہو' ایسا پاکستان جہاں امانت' دیانت' شرافت' صداقت کو فروغ حاصل ہو' جہاں عدل و حریت اور شرافت و دیانت کی گرم بازاری ہو' جہاں مسلمانوں کی جان' مال' عزت و آبرو محفوظ ہو' امن وامان کا دور دورہ ہو اور تمام مسلمانان پاکستان عزت و وقار کے ساتھ اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کر سکیں۔ ہندوستان کے مسلمان جب ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت سے نوزائیدہ پاکستان کی طرف ہجرت کر رہے تھے تو اس وقت ان کے ذہنوں میں چودہ سو سال قبل کا نقشہ تھا کہ جو مٹھی بھر مسلمانوں نے اسی طرح مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی۔ اس وقت کے مسلمانوں نے حصول پاکستان کو اپنی منزل سمجھا تھا لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں نوزائیدہ مملکت کے اقتدار پر گنتی کے چند ایسے افراد قابض ہوئے جنہوں نے مملکت کی منصوبہ بندی میں مغربیت' مادیت اور لادینیت کو ترجیحی بنیادوں پر فروغ دیا۔ دین بیزاری' زمنی عصبیتوں' آوارگی' فحاشی و عریانی' مکاری و عیاری کو فروغ دیا اور اسلامی مساوات' عدل وانصاف کے مطابق معاملات سلطنت چلانے کی بجائے دھونس دھاندلی اور جاگیرداری کے سفلی جذبات کی تسکین کے لئے' ملک کے مستقبل سے بے نیاز اپنے ذلیل وحقیر مفادات کی خاطر ملک کو دانستہ غلط رخ پر گامزن کیا' جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قیام پاکستان کے چوبیس سال بعد مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے جدا کر دیا گیا۔ ملک دولخت ہونے کے دلخراش واقعے سے اگر ہم سبق سیکھ لیتے تو بداعمالیوں کا تسلسل نہ ہوتا اور سنبھل کر قیام پاکستان کے تقاضوں کے مطابق ہم ملک کی بقاء سلامتی اور استحکام کے لئے اپنے طرز عمل کو تبدیل کر لیتے مگر ملک کے دولخت ہونے کے سانحے کے باوجود ہم نے اپنی بداعمالیوں کا تسلسل جاری رکھا اور دشمنان اسلام نے زن' زر' زمین کا لالچ دے کر مسلمانان پاکستان کو مطمئن کر دیا اور قوم بے حسی اور جمود کا شکار ہو کر سازشوں کے جال میں پھنس گئی۔ مسلمانان برصغیر کی لازوال قربانیوں کے نتیجے میں انگریز کو تو اپنا بوریا بستر گول کرنا پڑا' لیکن انتہائی صدمے کی بات ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور وحدت امت کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے گوری اقلیت نے ایسی مکاری و عیاری سے کام لیا کہ خدا کی پناہ!

حصول پاکستان کے علما کرام کی ایک محترم باوقار' عالی قدر جماعت نے دشمنان اسلام کے ہر طرح کے ظلم وستم کو سہہ کر حصول پاکستان کے لئے بے مثال قربانیاں دی تھیں' انہوں نے قیام پاکستان کے وقت جن خدشات کا اظہار کیا تھا وہ ۵۴ سال کے عرصہ میں وقتاً فوقتاً ثابت ہوتے رہے ہیں۔ معاندین اسلام علما حق پر قیام پاکستان کی مخالفت کا بے بنیاد الزام عائد کرتے ہیں' قیام پاکستان ان علما حق نے نہ صرف یہ کہ پاکستان کو بسر وچشم تسلیم کیا بلکہ اسے مسجد کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کے تقدس کو اجاگر کیا اور پاکستان کے استحکام اور اس کی سالمیت کے تحفظ کو مسلمانوں کا ملی فریضہ قرار دیا۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کو لکھا:

> ''پاکستان ایک اسلامی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا ہے اب یہ مسجد کے درجے میں ہے' اس کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔''

(کردار قائداعظم از مفتی عبدالرحمٰن، بہلک ملتان:۲۹۹)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں فرمایا:

"پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے وجود میں آیا ہے اب اس کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ آئندہ کے لئے میں نے تو سیاسیات سے کنارہ کشی کرلی ہے جو حضرات صرف تبلیغ دین اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ آجائیں اور جو سیاسیات میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مسلم لیگ میں شامل ہوکر ملک کی خدمت کریں۔"

(قائداعظم از منیر علوی:۱۵۲)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک اور موقع پر فرمایا:

"تم میری رائے کو خود فروشی کا نام دو میری رائے بارگئی اور اس کہانی کو یہیں ختم کردو اب پاکستان نے جب بھی پکارا واللہ واللہ! میں اس کے ذرہ ذرہ کی حفاظت کروں گا مجھے یہ اتنا عزیز ہے جتنا کوئی اور دعویٰ کرسکتا ہے' اس طرف کسی نے آنکھ اٹھائی تو پھوڑ دی جائے گی' کسی نے ہاتھ اٹھایا تو کاٹ دیا جائے گا' میں اس وطن کی عزت کے مقابلہ میں نہ اپنی جان کو عزیز سمجھتا ہوں نہ اولاد کو' میرا خون پہلے بھی تمہارا تھا اور اب بھی تمہارا ہے۔"

(فرمودات امیر شریعت:۲۰)

علماء حق کے خدشات درست ثابت ہوئے اور نوزائیدہ پاکستان کی سب سے پہلی کابینہ میں مسٹر ڈگلس' جوگندر ناتھ منڈل اور ظفر اللہ قادیانی جیسے متعصب قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر براجمان کرکے شہیدان پاکستان کے ساتھ غداری کی گئی' کلیدی آسامیوں پر تاحال قادیانی قابض ہوکر مسلمانان پاکستان کے حقوق غصب کررہے ہیں۔

ملک عزیز پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی زراعت میں دیگر شعبوں کی طرح انگریزی سامراج کا مسلط کیا ہوا نظام رائج ہے۔ اس ملک کو ترقی پذیر ملک کیسے قرار دیا جاسکتا ہے جس میں ظالم اور خونخوار قادیانی جاگیردار غریب کسان اور نوکر کو دن بھر کھیت میں مصروف رکھ کر اس کی عزتوں کو پامال کرنے والا ہو' سادہ لوح غریب کسان' اصحاب اقتدار تک پہنچے یا ملک کی عدالت کا دروازہ پر کس طرح دستک دے؟ اس سے بڑے تعجب کی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ سادہ لوح کسان اسی درندہ صفت ظالم جاگیردار سے ہی انصاف طلب کرے!!

ایک طرف اصحاب اقتدار نت نئی گاڑی خریدے دوسری طرف آبلہ پا غریب و نادار روٹی کے ٹکڑوں کو ترس رہے ہوں اس غیر منصفانہ اقتصادی تقسیم کے ذمہ دار اصحاب اقتدار کو قرار دیا جاسکتا ہے یا کلیدی آسامیوں پر قابض قادیانیوں کو جو نت نئے حربوں کے ذریعے ملک کے نادار طبقے کو غلامی کے شکنجے میں جکڑنے کی سعی نامسعود کررہے ہیں۔

صحت' تعلیم' ذرائع ابلاغ' اقتصادیات' پر قادیانی قابض ہیں جو اپنے بانی مرزائیت مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں کون نہیں جانتا کہ قادیانیوں کے عقائد و نظریات اسلام سے متصادم تھے اور ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت حد بندی کمیشن نے ضلع گورداسپور کو بھارت کے حوالے کرکے پاکستان کی شہ رگ کشمیر کو مستقل تنازعہ بنادیا جو آج تک بھارت اور پاکستان کے لئے جانی و مالی ضیاع کا سبب ہے۔

آج مرزائی امت اپنی موجودہ سربراہ مرزا طاہر قادیانی جو کہ اپنے آقا انگریز کی پناہ میں لندن میں پناہ گزیں ہوکر مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے مذموم سرگرمیوں میں اپنے شب و روز اکارت کرنے میں مصروف ہے۔ پاکستان کے مقتدر طبقے کے گرد مکاری کے جال بچھا کر پاکستان کے قدرتی وسائل سے مسلمانان پاکستان کو محروم کیا جارہا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قادیانیت ہے۔

کلیدی آسامیوں پر قادیانیت کا قبضہ اور مسلمانان پاکستان کے خلاف متواتر سازشیں امت مسلمہ کو انتشار و افتراق میں مبتلا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم من حیث القوم اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی مذموم سازشوں کو سمجھیں اور پاکستان جو کہ ہر طرح کے قدرتی وسائل سے مالا مال ہے سے بحیثیت مسلمان پورا پورا فائدہ اٹھانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور شہیدان پاکستان کے خون سے وفاداری کرتے ہوئے نفاذ اسلام کی راہ میں ہر رکاوٹ کو دور کریں اور صحیح معنوں میں مملکت خداداد میں اسلام کا نفاذ کرکے قیام پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔

اللہ رب العزت ہمارے اصحاب اقتدار کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ملک کے اندر صحیح معنوں میں رسول آخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کو نافذ کرنے کی توفیق دے اور اللہ رب العزت ملک عزیز کے سادہ لوح' غریب و نادار عوام الناس کو بحیثیت مسلمان صحت' تعلیم اور اقتصادیات میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دین دنیا کی کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

☆☆ ☆☆

تحریر: ڈاکٹر محمد آصف قدوائی

ترقی کا مفہوم

جس طرح انسان میں جسم اور روح کا امتزاج ہے اسی طرح اس کی ترقی کے بھی مادی اور روحانی دو پہلو ہیں اور دنیاوی ترقی اسی وقت مفید ہوسکتی ہے جب اسے اطاعت الٰہی کے زیر سایہ حاصل کیا جائے۔ (مدیر)

اصل موضوع پر کلام کرنے سے پہلے یہ بہتر ہوگا کہ ہم ترقی کے مفہوم کی بابت اپنے ذہنوں کو صاف کرلیں کیونکہ ہمارے اس خوف اور لالچ کے برق رفتار عہد نے مختلف قدروں ہی میں اہم تبدیلیاں نہیں کردی ہیں بلکہ اکثر الفاظ کے قالبوں میں نئے نئے معانی ڈھال کر بقول غالب خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد رکھ دیا ہے ہم کہتے کچھ ہیں اور ہمارا ذہن کسی اور طرف منتقل ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہمارے خیالوں میں پراگندگی اور سوچنے اور سمجھنے کے طریقہ میں کجی پیدا ہوتی ہے۔

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ ترقی کے معانی آگے بڑھنے کے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کس طرف؟ ہم کس شخص یا کس قوم کو ترقی یافتہ کہہ سکتے ہیں؟ ہمارا زمانہ مغرب سے مرعوبیت کا زمانہ ہے اور اگر چہ اب مشرقی قومیں بھی اپنے صدیوں کے خواب سے چونک کر غلامی کی زنجیریں توڑ کر اپنے گردوپیش تھوڑی بہت تنقیدی نظروں سے دیکھنے لگی ہیں مگر عام حالت اب بھی یہی ہے کہ جو کچھ مغربی تہذیب ڈھال کر بھیج دیتی ہے وہ بلاتکلف ہمارے یہاں رائج ہوجاتے ہیں اور ہم کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کی زحمت نہیں گوارا کرتے۔

مغرب کا ذہن تمام تر مادہ پرست ہے اور اسے ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ یہ ثمرہ ہے رومن تہذیب کا اور رومن تہذیب کی بنیاد قدیم یونانی تہذیب نے رکھی تھی جو مادی ترقی اور حظ نفس کو مقصود بالذات سمجھتی تھی چنانچہ اس کی تعمیر ہی میں اس کی خرابی کی صورت مضمر ہے۔

مغربی تمدن میں اولاً تو دینی شعور ہے ہی نہیں اور اگر چہ کچھ ہے بھی تو وہ زمانہ کے آگے آگے چلنے کے بجائے اس کے پیچھے چلتا ہے اس تمدن کی بنیاد ابتداء میں سائنس اور صنعت و حرفت اور سیاسی جمہوریت پر رکھی گئی تھی لیکن اس کی نشوونما تغلب و استعمار اور کمزور قوموں پر ظلم واستبداد کے ذریعہ حاصل کی ہوئی دولت سے ہوئی اور ہورہی ہے اور پھر جوں جوں ترقی ہوتی گئی تن آسانی اور عیش پرستی کی تمام باتیں اس کا جزو بنتی گئیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ عیاشی اور نمود نے اتنا فروغ پایا ہے کہ اعلیٰ اخلاقی خصائل تباہ ہوتے جارہے ہیں لیکن اس کے شیدائی یہ نہیں دیکھتے کہ روحانی عنصر نہ ہونے کی وجہ سے مغربی تمدن کس تیزی سے ہلاکت کی طرف جارہا ہے۔

ایڈورڈ گبن نے تاریخ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"تاریخ دراصل جرموں' غلطیوں اور نوع انسانی کی بدقسمتیوں کے رجسٹر کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔"

ہم بغیر کسی تصرف یا غلط بیانی کے یہی تعریف مغربی تمدن کی تاریخ پر بھی چسپاں کرسکتے ہیں۔ دو عظیم جنگیں' فسطائیت ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نہ جانے کتنے دوسرے فتنے اس کے بطن سے پیدا ہوچکے ہیں اور اب پھر تیسری اور ہولناک ترین عالمی جنگ کے بادل اٹھنا شروع ہوگئے ہیں۔

ان سطور سے ہمارا مادی ترقی کی نفی کرنا نہیں ہے صرف یہ دکھانا ہے کہ اگر دنیاوی ترقی روحانی اور اخلاقی شعور کے ماتحت نہ ہو تو وہ کس درجہ خطرناک اور موجب خطرات بن جاتی ہے۔

جس طرح انسان میں جسم اور روح کا امتزاج ہے اسی طرح اس کی ترقی کے بھی مادی اور روحانی دو پہلو ہیں اور دنیاوی ترقی اسی وقت مفید ہوسکتی ہے جب اسے اطاعت الٰہی کے زیر سایہ حاصل کیا جائے۔

جو تمدن ان دونوں میں سے کسی ایک کا ساتھ چھوڑ دے وہ غیر معتدل اور ناقص ہے صحیح تمدن وہی ہے جو دونوں کے مطالبوں اور تقاضوں کو تسلیم کرے اور ان میں عدل کرے اور اپنے سامنے یہ نصب العین رکھے کہ انسان کے مادہ کے ڈھیر کو انسانیت میں تبدیل کرنا ہی ترقی کا صحیح مفہوم ہے۔

لیکن اس متوازن ترقی کا راستہ صرف اسلام دکھا سکتا ہے کیونکہ وہ ایک طرف مادیت کی نفی نہیں کرتا اور نہ اس کے امکانات اور تقاضوں سے صرف نظر کرتا ہے اور دوسری طرف وہ ان بنیادی روحانی اور

اخلاقی قدروں کا بھی محافظ ہے جو مادہ کے ڈھیر کو انسانیت میں تبدیل کرتی ہیں۔

ہم نے سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ دنیوی علم و عمل سے دین کا رابطہ توڑ دیا ہے' کہیں صرف مادی ترقی اور دنیوی بہبود پر زور ہے کہ قابل توجہ یہی چیزیں ہیں اور اگر دینی اصول ان کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے نظر آئیں تو انہیں بلا جھجک قلمزد کر دینا چاہئے اور کہیں مذہب بایں معنی ساری توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے کہ قدیم تعلیم و تہذیب کے دائرہ میں محدود ہو ورنہ جدید تعلیم و تہذیب تم کو جہنم میں پہنچا دے گی۔ نئے علوم و فنون جاننے والے طبقہ کی اکثریت اپنے قدیم تہذیبی سرمایہ سے ناواقف ہونے کے باعث دین سے عدم التفات کو ترقی کا وسیلہ سمجھتی ہے اور قدیم علوم و فنون کے اکثر وارث عصری رجحانات سے بے خبری کی وجہ سے پرانی بحثوں اور روایتی انداز فکر کے اسیر ہیں' اور مذہب کے سانچے میں ڈھال کر ایک ترقی یافتہ اور متوازن تمدن کی تشکیل کی ضرورت یا تو محسوس نہیں کرتے یا خود کو اس کا اہل نہیں پاتے۔

عام مسلمانوں کی اسلام سے وابستگی کی نوعیت شعوری نہیں بلکہ جذباتی ہوگئی ہے۔ اللہ اکبر کے نعروں سے جسموں میں جھرجھری اب بھی پیدا ہو جاتی ہے' مسلمانوں کی زبوں حالی سے دل اب بھی متاثر ہوتے ہیں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ دل سے تو ہم اسلام کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں مگر سوچتے غیر اسلامی طریق پر ہیں اور زندگی غیر اسلامی اصولوں پر مرتب کرتے ہیں۔ بعض حضرات دین سے سیاست کا کام لینا چاہتے ہیں' بعض تجارت کا اور زیادہ تر تو اس سے کوئی کام ہی نہیں لینا چاہتے حال و قال کا یہ بعد ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں پر چھایا ہوا ہے۔ خدا کو مالک اور آقا مان کر کوچہ غیر میں گداگری کرتے ہم کو شرم نہیں آتی۔ جھوٹ کو ام الخبائث تسلیم کر کے چند بیگہ زمین کے لئے جھوٹا حلف اٹھا لینا ہمارے اندر کوئی الجھن نہیں پیدا کرتا۔ بڑھتی ہوئی خود غرضی اور باہمی عداوت سے رسمی طور پر عبرت اندوز ہونے کے لئے ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں لیکن اپنی روزمرہ کی زندگی میں خلوص' ایثار اور خدمت کے جذبات پیدا کرنا ہمارے لئے محال ہے۔ مالی ابتری کے باوجود محنت اور کفایت شعاری پر ہماری طبیعتیں نہیں مائل ہوتیں۔ غرض خدا اور آخرت پر ایمان اور ہماری نمازیں اور ہمارے روزے ہم کو خود غرضی' جھوٹ' قوت پرستی' دولت کی طمع اور اس طرح کے دوسرے روحانی و اخلاقی امراض سے نجات دلانے میں کارگر نہیں ہوتے' حالانکہ انہیں ایسا ہونا چاہئے۔

سر چارلس لائل نے بڑے مزے کی بات کہی ہے کہ:

''ایشیاء جیسا عملی سیاست کا اسکول کہیں نہیں ہے جہاں نیکی اور انصاف کے نہایت پاکیزہ اور قابل تعریف اصولوں کے ساتھ چھین لو اور دبا بیٹھو کا پرانا طریقہ اب بھی رائج ہے اور جہاں افعال اور مسلمات کا تضاد کسی کو مطلق نہیں کھٹکتا۔''

یہاں اس سے بحث نہیں کہ آیا تنہا ایشیاء ہی اس الزام کا مستحق ہے اور دنیا کے دوسرے براعظم اس سے بری ہیں۔ سوچنا یہ ہے کہ کل ایشیاء پر یہ بات صادق آتی ہو یا نہ ہو مسلمانوں کی حالت ضرور ایسی ہی ہے۔ ان کے یہاں عقائد اور اعمال میں مناسبت ہی معدوم نہیں بلکہ اس عدم مناسبت پر ان کا ضمیر ہلکی سی چٹکی بھی نہیں لیتا اور یہ اس لئے ہے کہ اسلام سے ان کے تعلق کی نوعیت محض طبعی' رسمی اور نسلی ہوگئی ہے دینداری کے معنی چند عقائد کا اقرار اور چند رسوم کی ادائیگی سمجھ لئے گئے ہیں اور زبان سے اسلام کے دین' عمل اور ضابطہ حیات ہونے کا لاکھ دعویٰ کیا جائے معاشرت میں خوف خدا کو راہنما بنانے پر کوئی راضی نہیں ہے۔

اسلام کی عظیم الشان عمارت کے چار ستون ہیں: (۱) اعتقادات' (۲) عبادات' (۳) اخلاقیات' (۴) معاملات۔

حضور سرور کائنات کی رسالت کا یہی طرۂ امتیاز ہے کہ وہ ان چاروں عنوانوں کا مجموعہ تھی۔ آپ نے یہ حقیقت بار بار دہرائی کہ انسان کا ایک تعلق تو اپنے خالق کے ساتھ ہے اور دوسرا اپنے خالق کی مخلوق کے ساتھ یعنی اس کا ایک رخ عالم غیب کی طرف ہے اور دوسرا عالم شہود کی طرف۔ خدا اور بندہ کے تعلق کے جن اجزاء کا تعلق ہماری قلبی و ذہنی کیفیات سے ہے ان کو اعتقادات کہتے ہیں اور جن اجزاء کا تعلق ہمارے جسم و جان اور مال و دولت سے ہے وہ تین ابواب یعنی عبادات' اخلاق اور معاملہ میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اسلام کی تکمیل کے لئے ان چاروں کا استحکام ضروری ہے نجات کا مدار ایمان اور عمل صالح دونوں پر ہے' اسی لئے قرآن پاک میں امنوا کے ساتھ ساتھ وعملوا الصلحت پر ہمیشہ زور دیا گیا ہے۔

دراصل اعمال حسنہ ہی ایمان کی پختگی کی پہچان ہیں ویسے ہی جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے' چنانچہ اگر کوئی شخص ایمان کا تو دعویدار ہو مگر اس کے اعمال میں ایمان کے مطابق اچھائی نہ پائی جاتی ہو تو یہ کھلی ہوئی علامت اس بات کی ہوگی کہ ایمان اس

کی زبان سے اتر کر اس کے دل اور اس کی شخصیت کی گہرائیوں تک نہیں پہنچا ہے احادیث میں اس مضمون کی کئی ہیں مثلاً:

☆"مومنوں میں اسی کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔" (سنن ابی داؤد)

☆"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں جب تک وہ اپنے بھائی یا پڑوسی (راوی کو شک ہے) کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔" (بخاری)

☆"جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔" (بخاری)

☆"اچھے خلق ہی کو اسلام کہتے ہیں۔"

☆"قیامت کی ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی اور چیز نہ ہوگی۔"

☆"خوش اخلاق دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا۔"

☆"بخل اور بداخلاقی دو ایسی چیزیں ہیں جو مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں۔"

☆"جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے وہی زیادہ اچھا آدمی ہے۔"

☆"جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں وہ مسلمان نہیں۔"

مختصر یہ کہ اسلام اور زندگی میں ایک نہ ٹوٹنے والا رابطہ اور علاقہ ہے اور اس کی ہمہ گیر تعلیم کے ثمرات سے ہم تب ہی اپنی جھولیاں بھر سکتے ہیں جب ہم اس کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کر لیں۔

ہماری انفرادی اور اجتماعی ترقی کا مدار اپنے اندر سچا مذہبی جذبہ بیدار کرنے پر ہے تاکہ ہمارے تمدن کی بنیاد ابدی اخلاقی قدروں پر ہو وہ طرز زندگی اور وہ تمدن جو مادی اغراض سے مغلوب ہو کر منشائے حق کو پس پشت ڈال دیتا ہے خود بھی برباد ہو جاتا ہے اور انسانیت کو بھی کھوکھلا کر دیتا ہے اس کی تعمیر ریت کی دیواروں پر ہوتی ہے اور جب وہ اپنے ہی پیدا کئے ہوئے معائب کے بوجھ سے بیٹھنے لگتا ہے جیسا کہ ضروری ہے۔ تو ہمسایوں کو بھی تباہ کر ڈالتا ہے یہی تاریخ کا فیصلہ ہے لیکن جن کی آنکھیں مغرب کی جگمگاہٹ سے خیرہ ہو گئی ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اس کی عمر ابھی صرف ڈیڑھ سو سال ہی ہے اور اتنی ہی عمر میں جو تاریخی اعتبار سے کچھ بھی نہ ہوئی اس میں انحطاط کی علامتیں پیدا ہو گئی ہیں اور اس کے مستقبل کی بابت سخت اندیشے ظاہر کئے جا رہے ہیں۔

تہذیب اپنے عروج کو نہیں پہنچ سکتی جب تک انسان اپنی زندگی کا رشتہ رضائے الٰہی سے نہ جوڑے اور مادی ترقی صرف اسی وقت مفید ہو سکتی ہے جب روحانی اور اخلاقی اقدار سے اس کا رشتہ قائم رہے۔ ایک متوازن اور عادلانہ نظام تمدن تزکیۂ نفس نہیں بلکہ احتساب نفس ہی کے سہارے وجود میں آ سکتا ہے اور مسلمان کسی اور ذہنی فضا میں مسلمان کی حیثیت سے ترقی نہیں کر سکتے۔

ہمیں چاہئے کہ اسلام کے آب حیات سے اپنے معاشرہ کو سیراب کریں ہم میں ایک ایسی جماعت ہو جو اسلام کے عقائد اور اصولوں کو لے کر علم وعمل کے میدان میں آگے بڑھے اور زندگی کے نشیب وفراز اور اس کے ہمیشہ بدلتے ہوئے حالات اور مسائل میں ان کو برت کر دکھائے تاکہ قوم کو صحیح عملی ہدایت ملے اور قومی مزاج میں پختہ دینی شعور اور خود اعتمادی پیدا ہو یہی چیز ہمیں ترقی کے صحیح راستہ پر لگا سکتی ہے اور اسی کی اس وقت ضرورت ہے اور اگر نظر کو ذرا وسیع کر کے دیکھا جائے تو قرآن کی اس آیت میں بھی ہمیں یہی حکم ملے گا

ترجمہ: "اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی طرف بلائے اور انہیں اچھے کام کرنے کی ترغیب دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔"

یہ عمل جس طرح ہماری فلاح اخروی کا ضامن ہے دنیوی فلاح و ترقی کے صحیح راستہ پر پڑنا بھی اسی پر موقوف ہے۔

ہم نے بدقسمتی سے اسلام کی سماجی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا اور نہیں دیکھا کہ یہی وہ صفت تھی جس نے اسلام کو روایتی مذاہب سے ممتاز کر کے اسے ایک تاریخی حقیقت بنا دیا تھا۔

ہماری تاریخ کے نازک دوروں میں ایسی عظیم المرتبت شخصیتیں ضرور ابھریں جنہوں نے معاشرہ کے بارے میں اپنے فرض کی ادائیگی میں اپنی جانوں تک کی بازی لگا دی اور یہی وجہ ہے کہ اسلام اندر و باہر کے بیشمار خطروں کا مقابلہ کر کے آج بھی ایک زندہ مذہب کی حیثیت سے قائم ہے۔ لیکن عام طور پر ہمارے دینی رہنماؤں کی اکثریت نے اس ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا نہ ذہنی اور علمی سطح پر اور نہ عمل کے میدان میں مسجدوں، مدرسوں اور خانقاہوں اور گھروں، کالجوں

کھیتوں اور کارخانوں کی درمیانی خلیج پر پل بنانے کی کوشش ادھوری ہی رہی اور زندگی کو دین سے اور دین کو زندگی سے قوت کی لہریں جیسی کہ پہنچنی چاہئے تھیں نہیں پہنچ سکیں انجام کار دین دنیا کی تفریق اور اس بارے میں افراط وتفریط پوری قوم کا مزاج بنا ہوا ہے جو ہزار خوبیوں کی جڑ ہے۔

اسلام کی وسعت کے اندر انسان کی پوری زندگی کے تمام داخل ہیں جن کے بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے وہ خلق کیا گیا ہے۔ دراصل اسلام آیا اس لئے تھا کہ اپنے پیروؤں کے پاؤں کے نیچے دونوں جہانوں کی بادشاہی رکھ دے (سیرت ابن ہشام جلد اول) یہ ہماری کم نصیبی ہے کہ ہم اس سے یہ کام نہیں لیتے جب تک ہم نے اسلام کی روح [illegible] روحوں کو منسلک رکھا دنیا نے اس صداقت کا حیرت انگیز مظاہرہ دیکھا' لیکن خلافت راشدہ کے بعد جب یہ رشتہ کمزور پڑ گیا اور ملک گیری مسلمانوں کے فعال طبقہ کا نمایاں مقصد بن گئی تو اسلام ایک سیاسی قوت کی طرح دنیا کے بڑے حصہ پر تو چھا یا' مگر اس کے جسم سے اس کی روح جدا ہوگئی' یہ کوئی اچھی شکل نہ تھی اور انجام اس کا وہی ہوا جو ہر ایسی سیاسی طاقت کا بالآخر ہوتا ہے جو اچھے اخلاقی اصولوں سے تربیت نہیں لیتی۔ روحانی امراض نے معاشرہ کو کھوکھلا کر دیا' زندگی کے عناصر کمزور پڑ گئے اور رفتہ رفتہ دولت وحکومت بھی جاتی رہی۔

ہماری بہبود اسی میں ہے کہ ہم روحانیت اور مادیت کے امتزاج کی اسلامی تشریح وتوضیح کو اپنی اجتماعی زندگی میں جذب کر لیں' جب تک یہ نہ ہوگا ہم ترقی سے یونہی محروم رہیں گے' جیسے کہ آج ہیں۔

☆☆ .... ☆☆

بقیہ : اخبار ختم نبوت

محمد اسمٰعیل محمدی مقامی علماء کرام مولانا غلام حیدر' مولانا محمد عارف اٹک' قاری صدرالدین' مولانا غلام اللہ خان سمیت کئی حضرات نے خطاب کیا' کانفرنس عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح ساڑھے تین بجے تک جاری رہی۔

علامہ عبدالستار تونسوی نے مجلس کی خدمات بالخصوص مولانا محمد علی جالندھری کو زبردست خراج تحسین پیش کیا' جبکہ مولانا عزیزالرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے ''ختم نبوت' تحفظ ختم نبوت' ردمرزائیت' حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر مدلل بیان کیا ایک اور قرارداد قادیانی ریاض احمد ملک کو پی آر کا چیئرمین مقرر کرنے کی مذمت کی گئی

جامعہ خالد ابن ولید الاسلامیہ
ملازئی ضلع ٹانک' صوبہ سرحد
٣٠ روزہ تربیتی کورس
یکم رجب المرجب تا یکم شعبان المعظم ١٤٢٢ھ
نوٹ: آنے والے طلباء کرام موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں' طعام وقیام کا انتظام جامعہ کی طرف سے ہوگا
موضوعات: ☆ قادیانیت کی حقیقت' مرزا قادیانی کا کردار' ☆ شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد میں قادیانیت کی سرگرمیاں اور اس کا سدباب' ☆ سماجی کاموں کی آڑ میں لادین این جی اوز کا دین دشمن پروگرام اور ہماری ذمہ داری۔
الداعی الی الخیر: ابو حنیفہ محمد امتیاز (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد) مہتمم جامعہ خالد ابن ولید الاسلامیہ
ملازئی ضلع ٹانک صوبہ سرحد فون: 0961-784148

آخری قسط

تحریر: خلیل الرحمٰن

حکمرانی کے زریں اصول...... حضرت علیؓ کا مکتوب گرامی!

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے دور خلافت میں مالک بن اشترؓ کو مصر کا گورنر بنایا تو انہیں ایک نصیحت بھرا خط لکھا، جس میں اپنے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی صداؤں کو صفحۂ کاغذ پر پھیلا دیا۔ اس خط میں آپؓ نے جو ہدایات ارشاد فرمائیں وہ آج بھی حکمرانوں کے لئے رہنما اصول ہیں بشرطیکہ کوئی ان سے رہنمائی حاصل کرے

وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ ہمدردی رحم دلی اور اچھے سلوک کے مستحق ہیں ہر ایک کو اس کا حق ادا کر کے خدائی انعام کے مستحق ہو! ان میں سے خصوصاً ایسے بوڑھے لوگوں کو جو روزی کمانے کے قابل نہ رہے ہوں اور جو بھیک مانگنے کو بھی معیوب سمجھتے ہوں ان کی ضروریات پوری کرنے کو اپنا مقدس فرض قرار دے لو، اسی فرض کی ادائیگی عام طور پر حاکموں کو گراں گزرتی ہے۔ مگر ان جماعتوں اور افراد کو یہی ادائیگی فرض بہت مقبول و محبوب ہے۔ جو دوربین، دور اندیش اور آخرت کی جوابدہی کے جذبہ سے بہرہ ور ہوں، اور یہی وہ جماعتیں یا قومیں ہیں جو دراصل اور حقیقی معنوں میں یکسوئی کے ساتھ خدا کی طرف سے غرباء کے لئے عائد کردہ فرائض کو اچھی طرح پورا کرتے ہیں۔

دربار عام:

گاہ بگاہ مظلوم اور نچلے طبقہ کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کیا کرو، حضور خداوندی کا احساس لئے ہوئے ان سے کھل کر اور بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کیا کرو، ان سے ملتے وقت اپنے دربانوں پہرہ چوکی والوں، حتیٰ کہ سی آئی ڈی والوں تک کو وہاں سے ہٹا دو تاکہ غریب لوگ یا ان کے نمائندے اپنی شکایات بلا خوف و خطر اور بلا کسی جھجک اور رکاوٹ کے بیان کر سکیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:

''کوئی قوم یا جماعت اس وقت تک بلند مرتبہ حاصل نہیں کر سکتی جب تک اس کے قوی (صاحب اقتدار) لوگ کمزوروں کے متعلق عائد شدہ فرائض کو ادا نہ کرتے ہوں۔'' (او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر وہ کچھ سخت کلامی کریں تو سکون کے ساتھ برداشت کرو اور ان کی اجڈ پنے کی گفتگو سے چڑ مت، تاکہ خدا تمہارے اوپر اپنے رحم و کرم کے دروازے کھول دے جو تم ان کو دے سکتے ہو، بلا تامل دے دو اور جو چیز تم ان کو نہ دے سکو تو اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں معذرت پیش کر کے انہیں اپنی مجبوری سے آگاہ کرو!

بعض باتیں اور کام فوری عمل کرنے کے ہوتے ہیں ان میں تاخیر نہ کرنا۔ سررشتہ کے محرروں کی شکایات دور کرنے کے لئے اپنے افسران کی سفارش قبول کر لو، اس کا خیال رکھو کہ جس روز تمہارے ملاحظہ کے لئے کوئی عرضی یا درخواست داخل کی جائے اسی روز وہ تمہارے علم میں آجائے چاہے تمہارے افسران بیچ میں پڑنے، حارج ہونے اور تمہارے تک اس درخواست کے نہ پہنچنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں، ہر روز کا کام اسی دن ختم کر لیا کرو، کیونکہ آنے والا دن خود اپنے ساتھ کاموں کو لے آئے گا۔

دربار خداوندی کی حاضری:

اور پھر اپنے بہترین اوقات کو حضور خداوندی کے لئے مخصوص کرنا نہ بھول جانا ویسے تو اگر خلوص دل کے ساتھ رعایا کی محبت میں مصروف رہو تو اس کا ہر لمحہ ذات باری تعالیٰ ہی کے لئے ہوگا لیکن پھر بھی جو وقت تم الگ سے خالص مذہبی اصطلاح میں عبادت کے لئے نکالو، وہ سب روز کی مقررہ نمازوں اور عبادتوں میں صرف کرو، اپنے کو روز و شب کی ان نمازوں میں مشغول رکھو، مگر اس کی کوشش کرو کہ تمہاری یہ نمازیں تمہیں تھکانے والی اور کامل حضور قلب کے حصول میں رکاوٹ نہ ثابت ہوں، جب نماز کی امامت تمہیں کرنی ہو تو اپنی نماز کو اتنا طویل مت کرو کہ جماعت کے لوگوں کو تکلیف ہونے لگے یا ان میں ناگواری کا جذبہ سر ابھارنے لگے یا نماز کے اثر ہی کو ضائع کر دے کیونکہ جماعت میں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو بیمار ہوں، کمزور اور ضعیف ہوں اور ایسے بھی جن کے ضروری معاملات ادھورے پڑے ہوں اور ان کو ان کی جانب توجہ دینی ہو۔

الگ تھلگ کی پالیسی:

مذکورہ بالا باتوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ ایک بات اور اپنے ذہن میں رکھو، کسی بھی مدت کے لئے لوگوں سے بے تعلق رہنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا، ایسا کرنا خود کو ان کے حالات سے بے خبر رکھنا ہے جو حاکم میں غلط نقطہ نظر پیدا کرتا ہے اور اس کو صحیح و غلط، اہل و نااہل ضروری و غیر ضروری اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کا نااہل و ناقابل بنا دیتا ہے۔ حاکم بھی آخر انسان ہی ہوتا ہے وہ اپنی نظروں سے دور کسی چیز کا صحیح اندازہ کس طرح لگا سکتا ہے اور پھر صداقت میں

کوئی انوکھاپن اورنرالی بات نہیں جس کی وجہ سے یا مدد سے کوئی شخص حق وباطل کے مختلف اقسام میں فرق کرلیا کرے۔ بات دراصل یہ ہے کہ تمہارے لئے دو حالتوں میں سے ایک حالت کا ہونا ضروری ہے۔ یاتم منصف ہو یا منصف نہیں ہو، اگر تم منصف ہوتو لوگوں سے الگ تھلگ رہ ہی نہیں سکتے ان سے تعلق رکھنا ہی پڑے گا، بلکہ ان کی باتیں سنی پڑیں گی۔ ان کی ضروریات پوری کرنی ہوں گی اور اگر منصف نہیں تو رعایا خودتم سے دور بھاگے گی، وہی تمہیں چھوڑ دے گی، پھر تمہارے الگ اور بے تعلق رہنے میں کونسی خوبی ہے بہرحال رعایا سے دوری اور بے تعلقی مستحسن نہیں خاص طور پر جب کہ لوگوں کو ضروریات کا خیال رکھنا تمہارا فرض تمہارے عہدیداروں کے مظالم کے شکوہ اور انصاف کی دہائیاں تم پر ناگوار اور گراں نہیں گزرنے چاہئیں اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے گردوپیش کے لوگ اپنے اپنے درجہ اور منصب سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہیں گے اور لوگوں کے حق غصب کریں گے۔ ناانصافی اور جور کی چکی چلانی چاہیں گے، ان کے اس قسم کے رجحانات کو دباؤ اپنا نصب العین بنالو کہ کبھی کسی رشتہ دار کو زمین کا ایک چھوٹا سا قطعہ بھی نہ دو گے، ایسا کرنا ان کو دوسروں کے مفاد کو نقصان پہنچانے سے روکے گا، اور تم کو خدا اور انسان دونوں کی ناراضگی مول لینے سے بچائے گا!

بغیر اس امر کا لحاظ کئے کہ کوئی تمہارا قرابت دار ہے یا کوئی اور پوری طرح عدل کرو، اگر تمہارے رشتہ داروں یا دوستوں میں سے کوئی قانون شکنی کرے تو اس کو قانون کی مقررہ سزا دو چاہے وہ تمہاری ذات کے لئے کتنا ہی تکلیف دہ کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ سب کچھ ملک وریاست کے مفاد اور سلامتی لئے ہوگا، اگر کسی وقت لوگ تمہارے متعلق یہ شبہ کرنے لگیں کہ تم نے کسی معاملہ میں ان کے ساتھ ناانصافی کی ہے تو اپنے خیالات اور پوزیشن ان کے سامنے واضح کردو اور ان کے شکوک دور کرو، اس طرح تمہارا دماغ عدل وانصاف کے رنگ میں رنگ جائے گا، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور ان کو اپنے اعتماد میں لینے کی تمہاری خواہش بھی پوری ہوجائے گی۔

صلح اور عہدوپیمان:

دشمن جب تم سے صلح کی درخواست کرے تو اس کو رد نہ کرو، بلکہ اس کو قبول کرلو، کیونکہ خدا اس سے خوش ہوگا، صلح فوج کے لئے باعث تسکین ہوتی ہے. وہ تمہاری پریشانیوں کو کم کرتی ہے، اور ملک میں امن وامان کو پروان چڑھاتی ہے مگر خبردار صلح نامہ پر دستخط کرتے وقت ہوشیاری اور بیدار مغزی کا ثبوت دینا کیونکہ بعض چالاک دشمن محض تمہیں تسلی دلاسہ دے کر تمہارے اندر خطرہ سے باہر ہونے کا احساس پیدا کرنے کے لئے صلاح کی شرائط پیش کرتے ہیں تا کہ جب تم ان کی جانب سے بے خطر ہوجاؤ تو وہ دوبارہ حملہ کردیں لہذا تمہیں حددرجہ محتاط رہنا چاہئے اور محض ان کے کہنے سننے پر بے جا اعتماد نہیں کرلینا چاہئے لیکن اگر صلحنامہ کے تحت تم نے کچھ ذمہ داریاں قبول کرلی ہیں تو پھر ایمانداری کے ساتھ ان کو پورا کرو، یہ ایک وعدہ ہے جس پر دیانتداری کے ساتھ قائم رہنا چاہئے جب تم کسی کے ساتھ وعدہ کرلو تو پھر شدت کے ساتھ اس پر عمل کرو، کیونکہ دوسرے طبقے میں جو کچھ بھی اختلاف ہو مگر وعدہ وفائی سے بڑھ کر مستحسن کوئی اور فعل نہیں۔ غیر مسلموں میں بھی اس کو تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ عہدوپیمان کو توڑنے کے جو تمام نتائج ہوئے ہیں اس سے وہ ناواقف نہیں۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کبھی عذر و بہانہ نہ تراشو اور کبھی عہدشکنی نہ کرو اور نہ ہی کبھی دشمن کو دھوکہ دو۔ یاد رکھو وعدہ خلافی خدا کے خلاف ایک فعل ہے اور صرف بدکاروں کے سوا کوئی بھی خدا کے خلاف نہیں جاتا۔

درحقیقت خدا کا وعدہ ایک رحمت ہے جو ساری انسانیت کو محیط ہے، خدا کا وعدہ وہ جائے پناہ ہے جس کی تمنا دنیا کا بڑے سے بڑا طاقتور بھی کرتا ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کا کوئی خطرہ نہیں۔ اس لئے کوئی ایسا پیمان مت کرو جسے توڑنے کے لئے بعد میں تمہیں بہانے تراشنے پڑیں جس پر قائم رہنے کا تم نے وعدہ کرلیا ہو، اس پر جمے رہو اس کو توڑو مت۔ خواہ وہ ابتداء میں کتنا ہی تکلیف دہ کیوں نہ ثابت ہو، صبر کے ساتھ اچھے نتائج برآمد ہونے کا انتظار کرنا، ڈر کی بنا پر وعدہ توڑ ڈالنے سے بہتر ہے۔

ہاں دیکھو بلا کسی معقول وجہ کے خون ریزی سے اپنے آپ کو باز رکھو، خود کو تباہ کرنے والی کوئی اور بات بے وجہ خون ریزی سے بڑھ کر مضرت رساں نہیں ہوسکتی، وہ خون جو جان بوجھ کر بلاوجہ بہایا جائے ریاست کی عمر کوتاہ کرتا ہے روز محشر یہی وہ جرم ہوگا جس کی جوابدہی انسان کو سب سے پہلے کرنی پڑے گی، لہٰذا ہوشیار رہو، خون کے ذریعہ اپنی حکومت کی طاقت بڑھانے کی بیکار کوشش مت کرو، کیونکہ دراصل یہی خون بالآخر ملک کو کمزور کردیتا ہے اور اس کو دوسرے کے ہاتھ منتقل کردیتا ہے، میرے اور میرے خدا کے سامنے جان بوجھ کر بلاوجہ جانوں کو ہلاک کرنے کا کوئی عذر بالکل نہیں سنا جاسکتا۔

قتل کرنا ایک جرم ہے جس کی سزا موت ہے اگر کسی بناء پر حکومت کی طرف سے کسی معمولی جرم کی جسمانی سزا دینے کے نتیجہ میں ملزم کی موت واقع ہوجائے تو مرنے والے کے اقرباء کے دعویٰ قصاص میں ریاست کے وقار کو آڑے مت آنے دو۔

آخری ہدایت:

کبھی کسی کام کو اس کے وقت سے پہلے کرنے کی جلدی مت کرو اور جب اس کا صحیح وقت آ جائے تو اسے ملتوی مت کرو، کسی غلط کام کرنے پر اصرار مت کرو اور کسی غلطی کی اصلاح کرنے میں تساہل کا مظاہرہ نہ کرو، ہر کام صحیح وقت پر کرو اور ہر چیز کو اس کے مناسب مقام پر قائم رہنے دو جب لوگ بحیثیت قوم کسی بات پر متفق الرائے ہوں تو اپنی رائے ان پر ٹھونسنے کی سعی مت کرو، اپنے پر جو ذمہ داری عائد ہو اس کو ادا کرنے میں غفلت مت برتو، کیونکہ قوم کی نگاہیں تم پر لگی ہوں گی اور تم ان کے ساتھ جو سلوک کرو گے اس کے جواب دہ ہو گے فرض سے معمولی سی روگردانی بھی اپنی سزا اپنے ساتھ لے آتی ہے، اپنے غصہ کو قابو میں رکھو اور اپنے ہاتھ اور زبان کو روکے رہو، جب تمہیں کبھی غصہ آ جائے تو اسے ضبط کرنے کی کوشش کرو اور اپنے کو تھامے رہو ورنہ تم صرف اپنی پریشانیوں میں اضافہ ہی کر پاؤ گے۔

یہ تمہارے لئے لازمی ہے کہ ان اصولوں کا گہرا مطالعہ کرو، جنہوں نے تم سے پہلے کے اچھے حاکموں کی رہنمائی کی ہے، ہمارے نبیؐ کی مثال ان کی روایتوں، اور کتاب الٰہی کے احکامات اور جو کچھ تم نے میرے کام کرنے کے طریقوں سے حاصل کیا ہو ان سب کا بغور مطالعہ کرو جو ہدایات میں نے تم کو اس وقت دی ہیں اور جن پر عمل کرنے کا تم نے سنجیدگی سے وعدہ کیا ہے ان پر کاربند رہنے کی امکان بھر پوری سعی کرو، اس حکم کے ذریعہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ خود اپنی دلی خواہشات کے آگے مت جھک جانا یا اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کی ادائیگی سے منہ مت موڑ لینا۔

میں قادر مطلق کی قدرت اور اس کی لامحدود رحمتوں میں پناہ ڈھونڈتا ہوں اور تم کو اپنے ساتھ دعا کرنے کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم خوشی سے اس کی مرضی کے سامنے سر جھکا دیں اور وہ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اس کے اور اس کی مخلوق کے سامنے الزام سے بری رہیں تاکہ دنیائے انسانیت ہماری یاد کو قائم رکھے اور ہمارا کام پائندہ و تابندہ رہے۔ میں خدا سے اس کی تکمیل رحمت کا خواستگار ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ تمہیں اور مجھے اپنی توفیق اور اپنی راہ میں شہادت کی عزت عطا فرمائے بلاشبہ ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، میں رسول اللہ اور آل رسول پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

کسان:

زمین پر تم جتنے لوگوں کو چاہو آباد کرو لیکن اگر زمین کی حالت کو بہتر بنانے پر تم کوئی توجہ نہ دو گے تو ان لوگوں میں بے قاعدگی اضطراب اور بے چینی پھیل جائے گی، کسانوں کی تباہی کا اصل سبب وہ حکمران ہوتے ہیں جنہیں اپنے راج سنگھاسن اور کرسی اقتدار کے ڈولنے کا خوف و خطر رہتا ہے اور وہ اس خوف اور اندیشہ کی بنا پر کہ نہ معلوم کب کرسی اقتدار چھن جائے، ہر قیمت پر دولت جمع کرنے اور گھسیٹنے پر تلے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو گزشتہ واقعات اور حالات سے کوئی سبق نہیں سیکھتے۔

☆☆..............☆☆

قادیانیوں کو غیر قانونی رعایت دینا انصاف کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے (مولانا خان محمد کندھانی)

گھٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اور ہنگامی اجلاس گھٹ دفتر میں ہوا جس میں حکومت کی طرف سے قادیانی جماعت کو مذہبی و خیراتی جماعت قرار دے کر ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کے فیصلہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ قادیانی چونکہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین اور قرآن مقدس کی تحریف کرتا اور اصحاب رسولؐ و اہل بیت رسولؐ کے متعلق توہین آمیز عقائد رکھتے ہیں اور دین اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں جس کی بنا پر ملک کے تمام قانون ساز اداروں نے قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے اور اسلام کے نام پر تبلیغ و تشہیر کرنا قابل سزا جرم قرار دیا ہے لیکن قادیانی قانون کا کوئی احترام نہیں کرتے اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں جس کے پیش نظر ملک بھر میں آئین کی خلاف ورزی کے کیس قادیانیوں پر موجود ہیں۔ اب ایسے عقائد و حقائق کے باوجود حکومت پاکستان انہیں مذہبی و خیراتی جماعت تسلیم کر کے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے کر ملکی آئین سے غداری کرنے اور مذہبی جماعتوں کو احتجاج پر مجبور کرنے کا ارتکاب کیا ہے اجلاس میں واضح کیا گیا کہ یہ بات ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں ان کو اہم عہدوں پر فائز کرنا اور ناجائز رعایات دینا انصاف کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے۔ اجلاس میں علماء کرام و کارکنان نے عزم کیا کہ ہم اس قسم کی سازش کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

میں آخری نبی اور تم آخری اُمت ہو

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا منظور احمد شاہ حجازیؒ کی حیات وخدمات

مولانا سید منظور احمد شاہ حجازیؒ بھی راہی ملک عدم ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مولانا کی اٹھان تنظیم اہلسنت کے اسٹیج سے ہوئی۔بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کے زینے چڑھتے ہوئے مجلس کے مرکزی مبلغ بن گئے۔موصوف کی زبان وبیان میں گھن گرج کے علاوہ سریلا پن بھی تھا۔ان کی تقاریر کا اکثر موضوع عقیدہ ختم نبوت' ناموس رسالت' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا' اکثر وبیشتر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اور میلاد نشر الطیب (جو انہیں ازبر تھی) سے وعظ کرتے۔مذکورہ بالا موضوعات کے علاوہ مساجد مدارس' دینی اداروں' دینی جماعتوں کے لئے فنڈ کی اپیل اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں روپے اسٹیج پر جمع ہونا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔جب تک مجلس کے اسٹیج پر رہے چھائے رہے۔سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ بعدازاں چناب نگر کے اسٹیج سیکریٹری اور روح رواں ہوتے۔

بندہ نے ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۷ء میں دورۂ حدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا سے کیا' ابھی سوچ بچار میں تھا کہ مستقبل کا لائحہ عمل کیا اختیار کیا جائے کہ مرحوم ایک دینی جلسہ میں حافظ والا' جلالپور پیروالا تشریف لائے۔بندہ بھی حاضر تھا' ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں پوچھا کہ کیا کررہے ہو اور مستقبل کا پروگرام کیا ہے۔بندہ نے بتلایا کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں کرسکا کہ آئندہ کیا کروں؟ تو فرمانے لگے کہ حضرت بنوریؒ نے اندرون وبیرون ملک کے لئے علماء کرام سے درخواستیں مانگی ہیں۔آپ کل ملتان آئیں اور جماعت میں مبلغ بننے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیں۔چنانچہ اگلے روز بندہ ملتان آ گیا۔موصوف موجود تھے درخواست لکھوائی اور خود ہی لے کر حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ جو مجلس کے ناظم اعلیٰ تھے کی خدمت میں پیش کردی۔انہوں نے منظوری دے دی اور یوں بندہ مجلس میں آ گیا۔اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ نے قادیانیت کے داؤ پیچ سکھنے شروع کردیئے' مرحوم اس لحاظ سے میرے محسن ہیں کہ مجلس میں آنے کا سبب ہوئے' محفل آرائی اور تجاویز میں حددرجہ کمال رکھتے تھے۔خداوند قدوس نے انہیں زرخیز ذہن عطا فرمایا تھا۔مجلسؒ کے مبلغ تھے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی یوں تو تمام دینی جماعتیں پیش پیش تھیں' لیکن اصل قیادت مجلس کے پاس ہی تھی۔شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر تھے۔تحریک کی داعی جماعت مجلس ہی تھی لہٰذا پورے ملک میں تحریک کے دوران احتجاجی جلسوں سے انہیں خطاب کرنے کے مواقع میسر آتے جس سے اُن کے خطیبانہ جواہر کھلے۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار دیئے گئے تو حضرت بنوریؒ بیرون ملک کی طرف متوجہ ہوئے۔جہاں اور جیسے گئے وہاں مرحوم بھی حضرت والا کے حکم سے ابوظہبی تشریف لے گئے۔وہاں کے شیوخ وحکام سے ملاقاتیں کیں۔اللہ پاک نے فضل فرمایا کہ قادیانی ابوظہبی میں بھی غیرمسلم اقلیت قرار دیئے گئے اور شاہ صاحبؒ کامیاب وکامران ہوکر واپس لوٹے جوان کے لئے بھی اور مجلس کے لئے اعزاز تھا۔کچھ عرصہ بعد مجلس سے مستعفی ہوکر مجلس علماء اہلسنت پاکستان میں شامل ہوگئے اور مجلس علماء کے مرکزی نائب صدر چن لئے گئے۔اور یوں ایک مرتبہ پھر پورے ملک میں دعوت وتبلیغ اور مدارس ومساجد کی تعمیر وتوسیع کے لئے شب وروز محنتیں کیں' مرحوم نے کئی شادیاں کی تھیں' پہلی شادی سے سید عبدالغفار شاہ ہیں جوان کے قائم کردہ مدرسہ کے مہتمم ہیں جب کہ دوسری شادی سے مولانا سید عبدالجبار شاہ ہیں جو درحقیقت ان کے علمی جانشین ہیں۔عرصہ دراز سے جامعہ حنیفہ بورے والا میں تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں مرنجان مرنج طبیعت کے مالک' نیک سیرت ونیک صورت عالم دین ہیں۔تیسری شادی سے بچے ابھی چھوٹے ہیں۔بہرحال شاہ صاحبؒ کی رحلت صرف پسماندگان کے لئے ہی تشویش کا باعث نہیں بلکہ پورے ملک کے مدارس ودینی ادارے ان کی وفات سے افسردہ خاطر ہیں۔اللہ پاک ان کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماکر ان کی سیئات سے درگزر فرمائے اور ان کے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرمائے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سمیت تمام مبلغین وکارکن ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرجمیل کے لئے دعاگو ہیں۔

نئی صدی، نئی سوچ، نیا انداز
آپ کا پسندیدہ مشروب
رُوح افزا
خوب صورت اور مضبوط، ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ
'PET' بوتل
میں دستیاب ہے
معیار
رُوح افزا
PET BOTTLE
800
12
PET BOTTLES
SHARBAT
ROOH AFZA
STAN
اور ہاں! ہر 'PET' بوتل میں 50 ملی لیٹر زیادہ رُوح افزا بھی
راحتِ جاں
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
www.hamdard.com.pk
Adarts-HRA-5/2001
Adarts-HRA-5/2001

بقیہ: سولہویں ختم نبوت کانفرنس

مقابلہ کے لئے حوالہ جات کی نہیں جدو جہد کی ضرورت ہے۔ میجر جنرل ظہیرالاسلام (ریٹائرڈ) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت مسلمانوں کو منانے کے لئے ایک حربہ کے طور پر سامنے لائی گئی ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کا جذبہ نکالا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا رشتہ توڑ دیا جائے۔ مسلمانوں کو بزدل بنانے کے لئے دشمنان اسلام ابتداء ہی سے کوششوں میں مشغول ہیں اسی بنا پر آج جہاد کو دہشت گردی سے تعبیر کیا جارہا ہے کہ نوجوانوں کو ان کے مذہبی فریضہ جہاد سے دور کیا جائے۔ جہاد مذہبی فریضہ ہے جس کے لئے ہر مسلمان کو تیار رہنا چاہئے اسی سے اسلام کو غلبہ ملے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیم کے صدر حاجی عبدالحمید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے دھوکہ اور اسلام کی غلط تعبیرات سے لوگ آگاہ ہوگئے ہیں۔ بیلجیم اور جرمنی میں مولانا منظور احمد الحسینی کے ساتھ مناظرے کے بعد کئی خاندان مسلمان ہوچکے ہیں اسی طرح اب دیگر یورپی ممالک کے سامنے بھی حقائق واضح ہوں گے۔ بنگلہ دیش ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا نورالاسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش اس وقت قادیانیوں اور این جی اوز کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ قادیانیوں کو مسلمانان بنگلہ دیش نے ہر میدان میں ناکام بنادیا البتہ ۱۹ ہزار این جی اوز مسلمانوں کو عیسائی بنانے اور اسلامی تہذیب سے ہٹانے کے درپے ہیں۔ سابقہ حکومت نے ان کی حمایت میں علماء کرام پر ظلم کا دروازہ کھول دیا تھا' دس ہزار ختم نبوت کے علماء کرام جیلوں میں بند کرائے گئے مگر علماء کرام نے مولانا اسعد مدنی کی قیادت اور رہنمائی میں این جی اوز کا راستہ بند کرنے کے لئے تحریک شروع کردی ہے انشاء اللہ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے ہم جدوجہد مزید تیز کریں گے۔

شیخ طریقت حضرت سید نفیس شاہ الحسینی صاحب نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علماء حق اور مشائخ عظام کا مجمع ہونا عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت اور اس جماعت کے حق پر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ مولانا امداداللہ قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو اسلام کے خلاف کام کرنے کی اجازت دینے کا مطلب اسلام کو ختم کرنا ہے۔ قاری خلیل احمد بندھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح توحید پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے اور رسالت پر ایمان کا مطلب عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظلی' بروزی کسی قسم کے بھی نبی آنے کا امکان تک نہیں دعویٰ نبوت تو دور کی بات ہے نئی نبوت کے تصور کا بھی اسلام میں امکان نہیں۔ حافظ احمد عثمان شاہد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہودیوں کا قادیانیوں کی سرپرستی کرنا اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں' نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ قادیانیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے بچنے کے لئے نصاب تعلیم کے طور پر عقیدۂ ختم نبوت کی تعلیم وتربیت حاصل کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا اسمٰعیل رشیدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا بھر میں قادیانی یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں حالانکہ ایک ارب سے زائد مسلمان ان کے کفریہ عقائد سے آگاہ ہوچکے ہیں اب ضروری ہے کہ مسلمان نوجوان ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ان کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیں۔ مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء برطانیہ' برطانیہ کے تمام دینی ادارے اور مسلمان کشمیر' افغانستان' فلسطین' چیچنیا کے مسلمانوں کی حمایت جاری رکھیں گے اور ان ممالک کی آزادی اور استحکام کے لئے بھرپور تعاون کریں۔ پاکستان کی سرحدات پر طالبان حکومت اور افغانستان کی نگرانی کے لئے مانیٹرنگ ٹیم کی تعیناتی پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سازش ہے دنیا یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کی طویل سرحد کی طرح افغانستان کی سرحدات بھی پاکستان کے لئے غیر محفوظ ہوجائیں اور پاکستان اور افغانستان کے مسلمان خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیئے جائیں۔ ہم پاکستان کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دیں گے اور اقوام متحدہ کے اس فیصلے کو مسترد کریں گے کہ وہ جہاد کو دہشت گردی قرار دینے والے قادیانیوں کے مؤقف کی حمایت میں ہے۔ کانفرنس میں پاکستان سے مفتی خالد محمود' حافظ ریاض درانی' مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند' جامعہ فاروقیہ کے نائب مہتمم مولانا عبیداللہ خالد' قاری فیض اللہ چترالی' مولانا محمد طیب نقشبندی' قاری عمر خطاب' مولانا انور راتا' امام حسین رضا' مولانا عبدالمجید ہزاروی' قاضی حکیم محمد رفیق' مولانا شمس الرحمن مولانا زاہد القاسمی' منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ' قاری عبدالملک' مولانا عزیز الرحمن رحمانی' عتیق انور' برطانیہ کے مختلف شہروں سے مفتی محمد اسلم' مولانا عبیدالرحمن مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا محمد اسلم زاہد' حافظ محمد اکرام' شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید' علامہ خالد محمود' مولانا محمد کمال' مولانا اکرام الحق ربانی' مولانا ہارون گجراتی' مفتی محمد ابراہیم راجہ' مولانا علی بھائی' مولانا شبیر احمد برمنگھم' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا عزیز الرحمن کراؤلے' مولانا محمد سلیم' قاری قمرالزمان' محمد معصوم' مولانا محمد اسمٰعیل' مولانا عبدالقادر' مولانا عبدالباری' مولانا اسلام علی' مولانا رفیع اللہ' حافظ بشیر احمد' مولانا کل محمد' حاجی صابر' مولانا ابراہیم سیالوی' حافظ امامہ' حافظ سفیان' سید عمران زکی' پیر محمد انور' محمد اشفاق' حافظ محمد

از ہر' مولانا ارشد' قاری غلام نبی' مولانا شمس الرحمن احمد قادری' مولانا عبدالرزاق رحیمی' مولانا محمد حسن' مولانا عمران جہانگیری' مولانا عبیدالرحمن' مولانا عبدالرؤف' مولانا لطف الرحمن' مولانا عزیز الحق' مولانا عبدالغفور' مولانا عبدالجلیل' مولانا محمد ارشد' مولانا محمد زبیر' مولانا عبدالقیوم' مولانا عزیز الرحمن توحیدی' مولانا محمد اقبال' مفتی سہیل احمد' مولانا محمد فاروق' مولانا خورشید احمد' مولوی عبدالقیوم' مولانا ضیاء الحسن' قاری حسین احمد' محمد نعمان' مولانا خالد' مولانا محمد قاسم' عزت خان' مولانا محمد احمد' مولانا ضیاء الحق' مولانا محمد اسمٰعیل' مولانا داؤد اور صوفی حیدر زمان۔

کانفرنس کے انتظامات جمعیت علماء برطانیہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضا کاروں' محمد اشفاق' بنارس خان' صوفی اللہ دتہ' حافظ داؤد' حافظ مبارک' حاجی معصوم خان' اکبر خان' محمد مشتاق' مرید عالم' حافظ محمد حسین' سید محمد قاسم' حاجی شریف محمد فیروز' محمد فیصل' مقصود احمد' حاجی عبدالرحمن' محمد زاہد' حافظ بشیر احمد وغیرہ نے انجام دیئے۔ آخر میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے یورپ کے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ' پاکستان کے استحکام' دینی مدارس اور مساجد کی حفاظت' کشمیر' افغانستان' فلسطین کی آزادی اور اسلام کے غلبہ کے لئے خصوصی دعا کرائی۔ کانفرنس میں اعلان کیا گیا کہ سترھویں ختم نبوت کانفرنس ۴/اگست ۲۰۰۲ء بروز اتوار کو سینٹرل مسجد برمنگھم میں ہوگی۔

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر اظہار تشکر

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ سید نفیس الحسینی شاہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی محمد جمیل خان' مفتی خالد محمود' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند' مولانا عزیز الرحمن رحمانی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' قاری فیض اللہ چترالی' حافظ احمد عثمان شاہد' مولانا بلال پٹیل' مولانا عبیدالرحمن' حافظ عبدالقدیر' مولانا اسمٰعیل رشیدی' حافظ رنگین' قاری عبدالملک' مولانا ہارون گجراتی' سید عمران زکی' محمد فیصل' محمد فیروز' مولانا محمد یوسف عثمانی' عتیق انور' مفتی سہیل احمد' مفتی محمد اسلم' قاری ہاشم' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا طاہر خان سویڈن' حاجی عبدالحمید' ملک افضل بلجیئم' مولانا مشتاق الرحمن جرمنی' مولانا بشیر احمد' شاہد محمود' مولانا طارق مشتاق ناروے نے سولہویں ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی شاندار کامیابی اور یورپ کی کانفرنسوں کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے برطانیہ' جرمنی' ناروے' سویڈن' بلجیئم' فرانس' ہالینڈ کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس کی کامیابی عقیدہ ختم نبوت سے مسلمانوں کی وابستگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کی واضح دلیل ہے۔ ان علماء کرام نے جمعیت علماء برطانیہ' جمعیت اتحاد المسلمین' جامعہ دارالعلم والہدیٰ' دارالعلوم بری' مجلس دعوۃ الحق' دارالعلوم لندن' اسلامک دعوت اکیڈمی اور برطانیہ کی تمام مساجد کے علماء کرام اور کمیٹیوں کے افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپیل کی کہ وہ ابھی سے ۴/اگست ۲۰۰۲ء کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کامیابی کے لئے کام شروع کریں گے اور دنیا میں جہاں بھی قادیانی اسلام کے خلاف کام کر رہے ہوں گے' ان کا تعاقب کرنے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کریں گے۔

تلونڈی میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حافظ محمد ثاقب کے ہاتھ پر تلونڈی موسیٰ خان کے ایک قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا ہے اور مرزائیت کو جھوٹا مذہب قرار دیتے ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کا اعلان کرتے ہوئے آپ کے بعد مدعی نبوت کو جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے۔ خاندان کے سربراہ محمد سرور ولد الٰہ دین اور ان کی اہلیہ سلیمہ بی بی' بیٹوں عابد حسین' ساجد حسین' نزاکت علی' شفاقت علی اور بیٹیوں عابدہ بی بی اور سمرین بی بی نے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ قبل ازیں گوجرانوالہ ڈویژن کے مولانا محمد نواز بلوچ اور مولانا محمد رفیق سلفی سے محمد سرور اور ان کے خاندان نے قادیانیت کے حوالہ سے سوالات کئے اور پوری تسکین واطمینان کے بعد اسلام قبول کیا۔ اس موقع پر بیسیوں لوگ بھی موجود تھے' جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلونڈی موسیٰ خان کے امیر محمد شریف' سیکرٹری سرنواز احمد' خزانچی حافظ محمد حسین اور دیگر ارکان ہمایوں ناگرہ' ناصر محمود ناگرہ' قاری محمد صفدر' مولانا عبدالرشید' قاری نذیر احمد' ماسٹر شکر دین اور گاؤں کے معززین بھی موجود تھے۔

حاضرین نے نومسلم خواتین وحضرات کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا بھی کی۔ قارئین ختم نبوت بھی دعا فرمائیں۔

اخبار ختم نبوت

مرزائی نوجوان کا قبول اسلام

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) ضلع بہاولنگر تحصیل چشتیاں چیک پوسٹ کناریاں کے قریب چک ۱۰ میں ریاض احمد نامی نوجوان کو مرزائیوں نے لالچ دے کر مرزائی بنالیا۔ علاقہ میں بات مشہور ہوگئی اور بعض دوستوں نے جامعہ اشرف العلوم بخش خان کے مہتمم حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب دامت برکاتہم کو اطلاع دی۔ جس پر مولانا رشیدی صاحب اور مولانا قاری شبیر احمد صاحب وہاں پہنچے اس نوجوان کے والدین سے ملے اور ملتان مرکزی دفتر بھی اطلاع دی۔ مرکز سے بہاولنگر دفتر اطلاع پہنچی تو مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم شجاع آبادی بخش خان جامعہ اشرف العلوم پہنچے پتہ چلا کہ مولانا رشیدی صاحب اور مولانا قاری شبیر احمد صاحب اس نوجوان کو لینے گئے ہوئے ہیں' تھوڑی دیر بعد مولانا رشیدی صاحب' مولانا قاری شبیر احمد صاحب اور ریاض احمد نامی نوجوان مدرسہ میں آگئے ان کے ساتھ چک کے دیگر لوگ بھی تھے' مبلغ ختم نبوت نے اڑھائی گھنٹے حیات عیسیٰ علیہ السلام' ظہور مہدی علیہ الرضوان' ختم نبوت بیان کیا اور قادیانی عقائد اور مذموم عزائم پر مدلل بیان کیا تو اس نوجوان پر اور تمام مجمع پر حقیقت واضح ہوگئی۔ چشتیاں سے حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب اور حضرت مولانا عبدالقادر کشمیری دامت برکاتہم کو بھی مدعو کیا گیا تھا' مولانا محمد قاسم شجاع آبادی دوبارہ علماً کے سامنے بھی مذکورہ نوجوان کو اسلام کی حقانیت بتائی تو اس نوجوان سے مولانا رشیدی صاحب نے پوچھا کہ مبلغ ختم نبوت کی اڑھائی گھنٹے کی گفتگو سے اسلام کی حقانیت' حیات عیسیٰ' ظہور مہدی علیہ الرضوان اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق تجھے اطمینان ہوا ہے کہ نہیں؟ اس نوجوان نے کہا کہ میرے سامنے حقیقت کھل گئی ہے مرزائیوں نے مجھے دھوکہ دیا تھا اور لالچ دے کر مرزائی بنایا تھا' مولانا رشیدی صاحب نے پوچھا اب تو اپنی خوشی سے دوبارہ اسلام قبول کر رہا ہے یا کسی کے دباؤ پر؟ اس نے کہا اپنی خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں۔ مبلغ ختم نبوت نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت پر لعنت بھجوائی اور ہر طرح سے ظلی' بروزی نبی یا کسی اور طریقے سے دعویٰ نبوت کرنے والے پر لعنت بھجوائی اور توحید باری تعالیٰ' حقانیت قرآن' صداقت دین اسلام اور ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا اقرار کروایا اور حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب نے اس نوجوان کو کلمہ طیبہ کلمہ شہادت پڑھایا اور اسلام پر استقامت کی دعا حضرت مولانا عبدالقادر کشمیری دامت برکاتہم نے کرائی۔ قارئین ختم نبوت بھی نومسلم ریاض احمد صاحب کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

گوجرانوالہ کا اہم اجلاس

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں بخاری ہال میں منعقد ہوا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر شیخ طریقت حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ کی اہلیہ محترمہ اور بزرگ عالم دین مولانا حکیم نور احمد یزدانی کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں حافظ احسان الواحد' سید احمد حسین زید' شبیر احمد' نثار احمد قیصر' سیفی محمد اشرف' قاری عبدالرشید صدیقی' بابا محمد اشرف' محمد امان اللہ قادری' قاری محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد انور' محمد اعظم گوندل ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس شجاع آباد

شجاع آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی یاد میں جامع مدنی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا زبیر احمد صدیقی نے کی' جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس سے تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر مولانا عبدالستار تونسوی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مرکزی مبلغین مولانا خدا بخش' حافظ احمد بخش' مجلس علماً اہلسنت کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی' مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑوی کے شاگرد رشید مولانا

باقی صفحہ 18 پر

فرمالیے یہ ہادی
لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

مقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

خان محمد صاحب

شاہ نفیس الحسینی

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو انعامی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان

061/514122 ۔ 04524/212611

ختم نبوت کانفرنس

دوروزہ
عظیم الشان
۲۰/ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

11/12 اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳/۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ بروز: جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	راولپنڈی	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
نمبرز	514122	7780337	5862404	2829186	5551675	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان